صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 نومبر 2015ء بمطابق 10 صفر 1437 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَٱذۡكُرُواْ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِي وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذۡ قُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِO يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَO وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٌ عَظِيمٞO وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَٰتِنَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ۔

(ترجمہ): اور خدا نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا (یعنی) جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے (خدا کا حکم) سن لیا اور قبول کیا۔ اور اللہ سے ڈرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا دلوں کی باتوں (تک) سے واقف ہے۔ اے ایمان والوں! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ وآخِرُ الدَعوَانَا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو میں فلور دیتا ہوں یا چلو بسم اللہ۔ یہ چونکہ ایک سپیشل اس کے علاقے میں ایشو آیا، اس نے میرے ساتھ ڈسکس بھی کیا ہے تو اچھا ہے کہ یہ اپنا مؤقف پیش کرے۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میرے حلقہ حویلیاں سائڈ پر 26 اکتوبر کو ہونے والے زلزلہ سے ایک پہاڑ کے اندر دراڑیں پڑ گئی تھیں اور وہ آہستہ آہستہ سرکتا رہا اور 19 نومبر کو وہ پورا پہاڑ نیچے ندی سمندر کٹھہ میں گر گیا جس کی وجہ سے تقریباً آٹھ سو میٹر روڈ جو سجی کوٹ ستوڑا روڈ ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہو گیا اور چالیس سے پچاس دیہاتوں کا رابطہ حویلیاں اور ایبٹ آباد سے کٹ گیا۔ جناب سپیکر! اس میں کچھ مکان جو سلائیڈ نگ ہوئی ہے، اس کے پیچھے پانچ مکان تھے، وہ متاثر ہوئے ہیں اور چھ مکان اس سے آگے سلائیڈ نگ سے آگے جو جہاں پر تھے، وہ متاثر ہوئے ہیں، ٹوٹل گیارہ تک فی الحال مکان متاثر ہوئے ہیں اور اس کے پیچھے پورا گاؤں ہے، پونا گاؤں اس کا نام ہے، ڈھائی سو سے تین سو جو مکانات ہیں، یقیناً وہ کسی بھی وقت اس سلائیڈ نگ کی زد میں آ سکتے ہیں اور انہیں بھی سخت خطرہ درپیش ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 19 نومبر کو یہ پہاڑ جو ہے وہ وہاں سے لینڈ سلائیڈ نگ ہوئی ہے اور کل میں، پرسوں بھی اور کل بھی میں خود موقع پر موجود تھا، ضلعی انتظامیہ کے ڈی سی صاحب اور اے سی صاحب اور دوسرے ڈیپارٹمنٹس ضرور وہاں پر گئے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کہ اس 26 اکتوبر کے زلزلہ سے پورے پاکستانیوں کو اور بالخصوص خیبر پختونخوا کو ایک امید کی کرن اسلئے نظر آئی تھی کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت نے ایک پیج پر آکر وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب دونوں نے متاثرہ علاقوں کے دورے بھی کئے اور عوام مطمئن تھے کہ چونکہ دونوں نے یہ کہا تھا کہ نہ مرکزی حکومت اس کے اوپر پوائنٹ سکورنگ کرے گی اور نہ صوبائی حکومت، اور مل کر متاثرین کی بحالی کیلئے اقدامات کئے جائیں گے، تو مجھے بہت امید تھی، میں تین دن انتظار کرتا رہا کہ شاید صوبائی حکومت کی طرف سے اگر چیف منسٹر صاحب نہیں تو ان کی کیبنٹ کا کوئی ممبر میرے ساتھ رابطہ کرے گا اور اس بڑے

سانحے کے متعلق شاید وہ میرے حلقے کے عوام کے ساتھ داد رسی کی کوشش کرے گا۔ جناب سپیکر صاحب! آج میں نے جو Statements مختلف اخباروں میں پڑھی ہیں، مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ پی ڈی ایم اے کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ ہم نے وہاں پر ہیوی مشینری جو Alternate road ہے، اس کیلئے منتقل کر دی ہے اور وہاں پر پہنچ گئی ہے اور خوراک اور ٹینٹ تو بالکل میں موجود تھا، وہاں پر پہنچائے گئے ہیں لیکن کوئی مشینری اس وقت تک جناب سپیکر، وہاں پر نہیں پہنچی۔ جناب سپیکر! کس طریقے سے ہم ان متاثرین کی خدمت کرنے کی بجائے اگر ہم کوئی ایسی Statement دے دیں جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو تو انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے۔ میں توقع رکھ رہا تھا، چونکہ وہ روڈ جو ہے، وہ ERRA کے زیر انتظام اس کے اوپر کام شروع تھا، کل وہاں پر مرکزی حکومت کے نمائندے ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی بھی وہاں پر آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ERRA والوں کو ہدایت کی تھی کہ فی الفور وہاں پر مشینری پہنچائی جائے اور ڈی سی صاحب نے مجھے کہا کہ آج جو کل شام گزر گئی ہے، انہوں نے سی این ڈبلیو والوں کو بھی بلایا تھا اور جو پی ڈی ایم اے کی طرف سے انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے پاس پیسوں کی کمی نہیں ہے، ہم فی الفور اس روڈ کو بحال کرتے ہیں عارضی طور پر، کیونکہ چالیس گاؤں کا یہ روڈ، رابطہ کٹ گیا ہے ان کا ایبٹ آباد اور حویلیاں سے، اب ان کے کھانے پینے کا مسئلہ بھی ہے اور ساتھ ساتھ کوئی مریض، خدانہ کرے اگر کوئی بیماری میں مبتلا ہو جائے اور اس کے پاس کوئی فرسٹ ایڈ کا بھی اور ہسپتال تک پہنچنے کا بندوبست نہیں ہے اور میں نے کل ڈی سی صاحب سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ روڈ کے دونوں طرف موبائل ڈسپنسریاں بھیجی جائیں تاکہ اگر کوئی معمولی بیماری یا کوئی مسئلہ ہو تو ان لوگوں کو طبّی امداد پہنچائی جائے اور اس روڈ کو سپیکر صاحب! اگر بحال نہ کیا گیا تو اس پورے علاقے میں قحط جیسی صورتحال پیدا ہو گی، خوراک نہیں پہنچ سکے گی اور نہ ہی کوئی اور اقدامات کئے جائیں گے۔ تو میں صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں، بالکل میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ زلزلہ کے دوران جس طرح مرکزی اور صوبائی حکومت نے مل کر ان کی بحالی کیلئے، متاثرین کی بحالی کیلئے اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا تھا، میں یہ چاہتا ہوں کہ آج شام تک وہاں پر اس روڈ، Alternate road کے اوپر مشینری پہنچائی جائے اور اگر آج شام تک مشینری جناب سپیکر صاحب! نہ پہنچائی گئی تو وہ چالیس گاؤں کے لوگ جو ہیں وہ بے یار و مددگار، وہ احتجاج کرنے کیلئے بھی تیار ہیں اور پھر مجھے

ان کے احتجاج میں، میرا چونکہ وہ حلقہ ہے، ان کے ساتھ برابر کا شریک ہونا پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ حکومت کیلئے کوئی مسئلہ کھڑا ہو اور حکومت کے پاس جناب سپیکر صاحب! وسائل ہیں اور اس کیلئے چونکہ زلزلہ کیلئے دونوں حکومتوں نے مل کر کام کرنے کا جو وعدہ کیا ہے لوگوں کے ساتھ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی معمولی کام بھی نہیں ہے، کم از کم دو ڈھائی کلو میٹر Alternate road اس کا بنایا جائے گا جہاں پر لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے، وہاں پر تو اس راستے پر بلڈوزر گزارنا بھی بہت مشکل ہے۔ یہ اگر وہاں پر بلڈوزر لگاتے ہیں تو پورا گاؤں پیچھے تین چار سو گھر جو ہیں، اس کے ساتھ اس سلائیڈنگ سے بہہ جانے کا خطرہ ہے۔ اسی گاؤں سے کل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق، مشتاق غنی صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے سروے بھی کیا ہے تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ آج شام تک وہاں پر تمام مشینری بھیجی جائے اور چند دنوں کے اندر اندر یہ روڈ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! جیسے اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے فرمایا ہے، یہ واقعہ، واقعی زلزلہ کے بعد ان پہاڑوں میں دراڑیں پڑ گئی تھیں اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اتنی بڑی سلائیڈنگ ہونے کے باوجود کوئی ہیومن لائف کو نقصان نہیں ہوا یا کسی املاک کو نقصان نہیں پہنچا۔ روڈ بہت بڑا تھا، چونکہ پہاڑ پورے کا پورا نیچے چلا گیا ہے تو اس میں یہ دونوں علاقوں کا آپس میں کنکشن جو ہے وہ ختم ہو گیا ہے۔ میری کل بھی صبح ڈپٹی کمشنر سے بات ہوئی تھی، پھر اسسٹنٹ کمشنر جو On spot تھے، ان سے بھی بات ہوئی، نلوٹھا صاحب بھی وہاں پر گئے، وزٹ کیا، ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی وزٹ کیا، Immediately جو ہم نے کیا ہے، ہم نے Relief goods پہنچا دیئے ہیں، وہاں پر ٹینٹس کل ہی پہنچا دیئے گئے تھے، ریلیف کا Sufficient سامان ہے اور آج ہی میری ڈپٹی کمشنر سے کوئی تین چار گھنٹے پہلے بات ہوئی تھی، میں خود بھی اس کو مانیٹر کر رہا ہوں، دیکھ رہا ہوں کہ کوئی بھی چیز جو ہے جو صوبائی گورنمنٹ سے تعلق رکھتی ہے تو ہمارا فرض ہے، حلقہ ان کا ہے لیکن ہمارے بھائی

ہیں سارے، ہمارا فرض ہے یہ۔ مشینری کے بارے میں مجھے ڈپٹی کمشنر نے بتایا ہے کہ وہ این ایچ اے کے ساتھ بھی اور ہماری سی اینڈ ڈبلیو کی جو مشینری ہے، وہ موؤ کر دی گئی ہے، نیسپاک کے ساتھ بھی وہ رابطے میں ہیں اور ERRA کے ساتھ بھی، یہ ERRA کا روڈ ہے اور ERRA نے بنایا تھا اور ابھی بھی ان کا اس کے کسی حصے پر کام جاری ہے اور وہ لوگ بھی وہاں پر ہی ہیں، صرف مسئلہ یہ ہے کہ جہاں سے یہ سلائیڈنگ ہوئی ہے، اسی جگہ پر روڈ بنانا بہت مشکل ہے، اب اس کیلئے کوئی Alternative route جو ہے، وہ کل انہوں نے اس کا سروے کمپلیٹ کیا ہے اور Hopefully آجکل میں ہیوی مشینری کے ساتھ اس کے اوپر کام شروع کر دیا جائے گا۔ میڈیکل کی موبائل ٹیم بھی وہاں پر موجود ہے، آج جو میری اطلاع ہے کہ آج انہوں نے بھجوا دیا ہے وہاں پر اور آپ نلوٹھا صاحب! ضرور چیک کریں کہ جو باتیں میں شیئر کر رہاں ہوں یہاں فلور پر، اگر اس میں کوئی کمی ہے تو Again ہم ڈپٹی کمشنر سے پوچھیں گے کہ آپ نے مجھے جو بتایا تھا، وہ چیزیں وہاں پر نہیں ہیں But hopefully یہ چیزیں وہاں پر پہنچ گئی ہیں اور ان شاءاللہ مجھے امید ہے کہ اگلے ایک دو دنوں میں اس رابطے کو بحال کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے اور یہ رابطہ بحال ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2543، جعفر شاہ، سوری 2548۔

جناب جعفر شاہ: سوال نمبر 2548۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ زما خیال دے پارلیمانی سیکرٹری به ځوک وی جواب به را کړی، منسټر صاحب خو ما شاء اللہ اسمبلئ ته نه راځی۔ دا سوال جی ما کړے وو چې څومره اسامیانې خالی دی په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې پرائمری اینډ هائی اینډ هائر سیکنډری؟ سپیکر صاحب! دوئ جواب را کړے دے چې لس زره دوه سوه او دوه څلویښت اسامئ خالی دی او دا جواب مونږه جی یو نیم کال مخکښې مو لیږلے وو نو سپیکر صاحب! د تعجب خبره دا ده چې په دیکښې کومې لرې پرتې علاقې دی، لکه په سوات ضلع کښې څوارلس سوه پوستونه خالی دی، دیر غونډې پسمانده علاقه کښې اتھارہ سو پوستونه خالی دی، نو چې دومره پوستونه خالی وی نو د ماشومانو به سبق یقیناً

چې متاثره کیږی، نو زما د منسټر صاحب نه یا د حکومت نه دا سپلیمنټری سوال دے چې یره دوئ وائی چې *جلدی عمل میں لائی جائے گی تعیناتی* نو دا جلدی به کله راځی جی؟ د دې خو مونږه ډیر وخت اوشو او دا چې Ratio دوئ په کوم Ratio باندې دا Calculation کړے دے چې Per teacher، د څومره سټوډنټس د پاره یو ټیچر پکار دے، هغه کومه Ratio چې ده هغه Forty، چې د غه لږ وضاحت مونږ ته او کړی۔ *مشتاق غنی صاحب جواب دیں گے؟*

جناب سپیکر: نه منسټر صاحب پینځو منټو کښې رارسی او زما خیال دے لاء منسټر، Concerned Minister چې دے نو هغه پینځو منټو کښې رارسی۔

جناب جعفر شاہ: سر! اس کا تو لاء منسٹر صاحب دے دیں جواب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جعفر شاه صاحب! که تاسو د Reply نه مطمئن نه یئ، ډیپارټمنټ خو Already reply درکړې ده، که تاسو مطمئن یئ، په هغې کښې Clear cut لیکلی دی چې د این ټی ایس ټیسټ په ذریعه مشتهری شوې ده او ان شاء الله عنقریب په دې به این ټی ایس به اوشی۔ تاسو ته پته ده چې د ټیچنګ په دغه کښې زمونږه حکومت ډیر سیریس دے او غواړی، زړه سره غواړی چې یره دا کمے چې کوم د پوسټونو دے، دا پوره شی خو بیا که هم تاسو مطمئن نه یئ، لږ انتظار اوکړئ، منسټر صاحب به راشی، تاسو سره به خپله په دې باندې بیا خبره اوکړی، دا پینډنګ کړئ۔

جناب سپیکر: په دیکښې بیا Basically ټیسټونه روان دی ځکه چې خپله دغه یم، په صوابئ کښې پرون هم چې دے نو این ټی ایس ټیسټونه روان وو او په دغه باندې وو او زما خیال دے چې منسټر صاحب به پوره جواب درکړی او هغه ما ته میسج اوکړو چې زه اوس پینځو منټوکښې رسمه نو یو پینځه منټه، خو بهرحال زما خیال دے د دې نه علاوه بل کوئسچن وی نو هغه به واخلو او چې څنګه راشی تاسو به هغه دغه کړی۔ دا نور آئټمز به مونږه واخلو، ټول هغه سره Related دی نو هغه چې څنګه رااورسی نو دا به مونږه اوکړو۔

جناب جعفر شاہ: پوهه نه شومه جي۔

جناب سپیکر: دا چې کوم کوئسچنز دي Mostly د هغه سره دغه دي، Related دي۔

جناب جعفر شاہ: د هغوی پورې به ئے ایسار کړو۔

جناب سپیکر: د هغوی پورې به ئے ایسار کړو۔

جناب جعفر شاہ: صحیح ده جي۔

جناب سپیکر: او مونږه نور چې کوم د اسمبلئ دغه دي، هغه به مخکښې بوځو۔

جناب جعفر شاہ: صحیح ده۔

جناب سپیکر: د چهټئ دغه دي، د چهټي دغه راغلي دي او دا خو ډیر زیات دي نو زه خو دې خپل معزز اراکین اسمبلی ته ریکویسټ کومه چې دا اوس زما سره تقریباً په دې وخت کښې چوده کسان ایم پی ایز او سات کسان چې دي نو دا پندره ایم پی ایز دي او چه چې دي نو دا منسټرز دي، د چهټئ د پاره درخواست دے، زه ستاسو مخې ته راؤړم خو تاسو ته ریکویسټ دا کوم چې د دې هاؤس بنکلا هم ستاسو نه ده نو تاسو چې لږ مهربانی کوئ، لږ په دیکښې ټائم ورکوئ۔ بنیادی مقصد دا دے چې دلته کښې قانون سازی اوشی، د خلقو نمائندگی اوشی، زما ټولو معزز اراکین ته دا ریکویسټ دے چې ټائم باندې چې دے نو دوئ حاضری کوی او دویمه خبره دا ده چې کم از کم چهټئ دا لږې کمې کړی چې کم از کم دا خپل اوریجنل کار چې کوم دے دا پوره کړو۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! د معزز اراکین اسمبلی دا حاضری د یقینی کړے شی او دا چې چا گوشوارې نه دی جمع کړی۔

جناب سپیکر: په دیکښې پینځه کسان چې دي، پینځه کسانو گوشوارې نه دی جمع کړی، پینځه کسان او زما خیال دے چې لږ د ذمه دارئ احساس پکار دے چې کومې قانونی تقاضې دي چې هغه پوره کړی او چې چا گوشوارې نه دی جمع کړی پینځه کسان دي، او بل دا ده چې هغه بله ورځ ئے په اخبار کښې خبر رالیږلے وو، راغلے وو چې یره داسې کسان هم راغلي دي چې هغوی گوشوارې نه دی جمع کړی او هغوی اجلاس Attend کړے دے، داسې هیڅ قسمه خبره

نشته، زمونږ په ریکارډ باندې بنه یو دا دغه دے، دا خبر چې کوم وو د دې حقیقت سره هیڅ تعلق نشته۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی: جناب بخت بیدار خان 20 نومبر 2015؛ جناب صالح محمد صاحب 20 تا 23 نومبر 2015؛ جناب سردار ظہور احمد صاحب 20تا23 نومبر 2015؛ جناب محمد زاہد درانی 20تا23 نومبر 2015؛ جناب فضل حکیم صاحب 20 نومبر 2015؛ جناب اعظم خان درانی 20 تا 23 نومبر 2015؛ جناب محمد ادریس خان 23 نومبر 2015؛ جناب افتخار مشوانی صاحب 20تا23 نومبر 2015؛ جناب عزیزاللہ خان 20 تا23 نومبر 2015؛ راجہ فیصل زمان 20 نومبر 2015؛ سردار فرید خان کو میں نے کہیں دیکھا، اچھا یہ 20 نومبر کی، اس کی 20 نومبر کی ہے؛ مفتی سید جانان صاحب 23 نومبر 2015؛ الحاج ابرار حسین صاحب 23 نومبر 2015؛ محمد علی شاہ صاحب 23 نومبر 2015؛ میڈم یاسمین پیر محمد 23 نومبر 2015؛ ملک ریاض صاحب 23تا25 نومبر 2015؛ جناب عنایت اللہ، سینیئر منسٹر 20تا23 نومبر 2015؛ جناب سردار سورن سنگھ 20 تا 23 نومبر 2015؛ ملک قاسم صاحب کی تو 20 کو چھٹی تھی اور درخواست دی اور آج Available ہیں؛ جناب اکرام اللہ گنڈاپور صاحب 23 نومبر؛ جناب عبدالکریم، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر 23 نومبر 2015؛ ملک شاہ محمد خان 23 نومبر 2015؛ یہ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: چلو آپ نے بڑا پن دکھایا، آپ نے منظور کیا، شکریہ جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: اچھا۔ عاطف خان! ہم نے آپ کی وجہ سے کوئسچنز لیٹ کروائے تھے۔ ابھی 2548، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 2548 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف سکولوں (پرائمری، مڈل اور ہائی) میں اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کون کونسی کٹیگری (سی ٹی، پی ایس ٹی، بی ایڈ) کی کل کتنی آسامیاں کب سے خالی ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت ان آسامیوں پر تقرری کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ بی ایڈ پوسٹ نہیں بلکہ کوالیفیکیشن ہے جبکہ سی ٹی اور پی ایس ٹی کی کل 10242 آسامیاں خالی ہیں جن میں 6431 مردانہ پی ایس ٹی اور 632 مردانہ سی ٹی۔ اسی طرح 483 زنانہ سی ٹی اور 2696 زنانہ پی ایس ٹی کی آسامیاں ہیں۔ ان آسامیوں کو این ٹی ایس کے ذریعے مشتہر کیا گیا ہے اور عنقریب ان پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب جعفر شاہ: عاطف خان ته پخیر وایو جی۔ عاطف خان! دا کوئسچن نمبر 2548، په دیکښې دوئ وئیلی دی چې 10200 آسامیانې خالی دی اور بہت جلد اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔ بل جی دیکښې ما دا خبره اوکړه چې ډیرې زیاتې آسامئ چې دی، هغه کومې لرې پرتې علاقې دی، پسمانده علاقې دی، په هغې کښې خالی دی۔ 1800 آسامیانې په دیر کښې خالی دی، 1400 په سوات کښې خالی دی، یقیناً دا ډیر لوئې نقصان دے او ماشومانو ته ډیر تکلیف وی نوټھیک ده تاسو هغه تفصیل راکړے دے خو زه وایمه چې په دې باندې لږه زیاته تعدی اوکړی، په دې باندې ډیر زیات خلقو ته تکلیف دے، ماشومانو ته او استاذان چې نه وی نو یقیناً هغه تعلیمی، د هغوی هغه ټول سسټم متاثره کیږی نو تاسو لږ غوندې ډیډلائن ورکړئ نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی جی۔ تقریباً څه تیر کال تاسو ته به په نالج کښې هم وی، تقریباً څه ساړھې باره هزار ټیچرز بھرتی شوی وو تیر کال، په یو ټرانسپیرنټ سسټم سره، زمونږه چې حکومت راغے، چې باره هزار خالی وو خو تیر کال تقریباً ساړھې باره هزار پوسټونه Fill شو خو اوس موجوده په دې تیر بجټ کښې مونږه دس هزار Vacancies نوی Create کړی دی چې کوم Already

خالی دی، هغه به هم Fill کیږی او دس هزار مو نوی دا ریکارډ چرته په دومره دغه کښې عمر کښې زما په خیال چې دس هزار Vacancies چرته په یو کال کښې د صوبې په دې تاریخ کښې نه دی Create شوی، دس هزار نور، ځکه ټوټل Requirement ډیر دے، دس هزار دې کال، دس هزار په راروان کال کښې، دس هزار پسې بیا بل کال، خو بهرحال دوئ چې کوم د ممبر صاحب خبره ده، هغې له راځم چې دا پراسیس شروع دے۔ تقریباً ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته دې وخت کښې د پوسټ د پاره، د نورو پوسټونو د پاره 1,77000 خلقو اپلائی کړې ده نو 1,77000 خلقو چې اپلائی کړې ده، د هغوی پراسیسنګ، د هغوی Documentations، د هغوی هر یو څیز، نو دا خو چونکه تیر بجټ کښې Approve شوی وی نو د هغې پراسیسنګ اوشو، اوس ئے ټیسټ روان دے خو مختلف فیزز کښې ټیسټ کیږی او ان شاء الله تعالیٰ اخری خبره دا ده چې دسمبر پورې به ان شاء الله چې دا ټول چې کوم خالی Vacancies دی، چې کوم دا پراسیس کښې روان دی نو تقریباً دا به ان شاء الله تعالیٰ، څه باره هزار یا تیره هزار دی، دا به ان شاء الله تعالیٰ دسمبره پورې Fill شی او د دې سره یو باره سو کیسز وو په کورټ کښې، هغه کیسز هم ډیپارټمنټ اوګټل او ان شاء الله تعالیٰ د هغې هر څه شوی وو خو صرف نوټیفیکیشن ئے پاتې وو نو د دې باره سو به نوټیفیکیشن هم اوشی او دا 1,77000 چې دا کوم پراسیس روان دے نو ان شاء الله تعالیٰ By December دا چې څومره پراسیس روان دے، د دې به بهرتی اوشی ان شاء الله تعالیٰ۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب، نیکسٹ، 2554۔

* 2554 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اس سال 2014-15 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں صوبے میں 350 چھوٹے پن بجلی کے منصوبے شروع کرنے کیلئے تین ارب سے زیادہ رقم مختص کی تھی اور ان منصوبوں کو اس سال شروع کرنا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 15-06-30 تک کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبوں پر عملی طور پر کام شروع ہے، اب تک ان منصوبوں پر کتنی لاگت آئی ہے، یہ منصوبے کہاں کہاں شروع کئے گئے ہیں اور ان سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر توانائی و برقیات): (الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے سال 15-2014 میں 356 چھوٹے پن بجلی کے منصوبے شروع کئے ہیں جو کہ 16-2015 سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں بھی شامل ہیں لیکن ان کی فنڈنگ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے کی جاتی ہے نہ کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سے۔ ان منصوبوں پر 15-2014 میں کام کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ب) 2015-06-30 تک کوئی منصوبہ مکمل نہیں ہوا، فی الحال 105 پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے جس کی کل Capicity 6055 KW ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع پراجیکٹ	تعداد	Capicity (KW)
1۔	ایبٹ آباد	06	340
2۔	بٹگرام	13	795
3۔	چترال	30	3195
4۔	دیر (اپر)	04	140
5۔	بونیر	17	240
6۔	سوات	17	535
7۔	شانگلہ	13	420
8۔	کوہستان	11	390
	ٹوٹل	105	6055

ان منصوبوں پر 30 جون 2015 تک 524 ملین روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی جی۔ December should be December۔ دا جی کوئسچن نمبر 2554، دیکښې دا ما تپوس کړے وو جی چې 356 ډیمونه چې په هغې کښې پراګریس څه روان دے؟ نو دوئ مونږه ته پراګریس را کړے دے او په هغې کښې

ټوټل 105 سکیمونو باندې دوئ وائی چې کار شروع دے ، تکمیل ته پکښې لا یو هم نه دے رسیدلے۔ په دیکښې یو دا چې 251 پراجیکټس لا پاتې دی جی، نو لکه دا به کله پورې، دا خو وړې وړې پراجیکټې دی، په دې باندې لږه تعدی اوشی او بل دا چې د دې پراسیس څه دے ، ټینډرنګ پراسیس ئے څه دے۔ It`s ----- tender out or

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے توانائی و برقیات: جی دا دوئ سره چې کوم دغه دے ، دا لږ غوندې زوړ دے ، اوس چې فریش ما کوم نن راواخستو نو په دیکښې ټوټل Fifteen چې دی نو هغه کمپلیټ شوی دی، اوس د نن ورځې خبره که کوؤ، په دیکښې Fifteen complete شوی دی او په 105 باندې نور کار روان دے ، فزیکل ورک په دې 105 باندې روان دے۔ په دیکښې46 چې وو، په هغې باندې Stay order راغلے وو، په هغه پراسیس باندېStay order راغلے وو، د دوه کمپنیا نو کنسورشیم وو او هغوی چې کومه ټهیکه اخستې وه، په هغې کښې یوه سرکاری اداره وه، یوه پرائیویټ وه نو چې د هغوی هغه ټینډر مینډر هر څه اوشو، پراسیس اوشو نو هغه سرکاری اداره چې کومه وه، هغوې ترې Backout شو چې یره په دې پراسیس کښې مونږ حصه نه اخلو، نو په 46 باندېStay order وو نو د دې د وجې46 د هغې د وجې ایسار وو او باقی باندې پراسیس روان دے۔ تاسو به زما به دلته ټول چې کوم ممبران دی چا ایریا کښې سپیشلی ملاکنډ دے یا هزاره ده یا هلته شانګله ده یا نور ټول دغه ایریاز کښې دی، که فرض کړه تاسو مونږ سره دغه اوکړئ، په دیکښې ملګرتیا اوکړئ او مونږه ته ئے Identify کړئ چې کوم ځائې کښې فزیبل پراجیکټس تاسو ته ښکاری، زمونږ ډیپارټمنټ سره به رابطه اوکړئ نو دیکښې مونږ غواړو چې زیات نه زیات دا خو ساړهې تین سو دی، نور هم مونږ وایو، څومره زیات نه زیات مونږ کولې شو نو ان شاء الله تعالیٰ تاسو په Identification به، مونږ ته ئے Identify کړئ چې کوم ځائې تاسو دا ګنړئ چې واړه واړه پراجیکټس فزیبل شته، هغه به پکښې مونږ Include کړو خو ټوټل دې وخت کښې په 105 باندې کار روان دے او باقی نور هم دیکښې لږ غوندې په دې کار کښېDelay راغلې ده خو په هغې کښې څه خو د دې Identification د دې

ځائې دا پرابلم وو، دا لږ Complicated کار دے، طريقه ئے دا ده ديکښې تقريباً څه Community involvement 20% کوی، In Shape of labor شو يا هر څه شو، هغوی شو او باقی حکومت فنډنګ کوی، نو په دومره زيات تعداد کښې دې Historically دا چرته کښې مخکښې شوی نه دی، دا په وړومبی ځل باندې فرسټ ټائم دا کار کيږی چې ساړهې تين سو سائټس او په هغې کښې د Community involvement دا په اوپن ټينډرنګ باندې کيږی، د ضلعو په حساب باندې چې په هغې کښې څوک مختلف ځايونه، مختلف کمپنيانو اخستی دی خو هغه داسې دی چې هغوی به ئے جوړ کړی او دا به بيا کميونټی ته Handover کيږی، هغوی به ئے بيا چلوی۔ نو چونکه يو نوے څيز دے نو د دې وجې پکښې لږ ډير پرابلم شته، Delay پکښې شته خو بهرحال يو د Site identification پکښې لږ غوندې پرابلم دے او باقی پکښې د Stay order دا پرابلم راغے، څه پکښې د دې زلزلې د وجې، د مون سون د وجې، د دغې وجې څه ځايونو کښې کار Delay دے، بهرحال کوشش به کوؤ ان شاء الله تعالیٰ چې نور هم کار پرې تيز شی، ان شاء الله۔

جناب سپیکر: سلیم خان! سپلیمنٹری، سلیم خان، سپلیمنٹری۔

جناب سلیم خان: سر، شکریہ۔ اس میں ایک سپلیمنٹری کوئسچن میرا یہ ہے سر! کہ ملاکنڈ ڈویژن میں جو Potential ہے چھوٹے پن بجلی گھروں کی، اس میں سے چترال میں کوئی 55 پن بجلی گھروں کا Agreement ہوا تھا شروع میں، اور وہاں پہ بہت اچھے Potential sites بھی ہیں اور کمیونٹی بھی Mobilized ہے تو ابھی یہاں پہ Show کیا گیا ہے کہ 30 جو ہیں Sites، ان کی Identification پہ کام ہو رہا ہے تو سر! فی الحال یہ ہے کہ کام ایک پر بھی کمپلیٹ نہیں ہوا ہے اور Progress slow ہے۔ دوسرا سر، 500 KW کے بھی ایسے Sites ہیں جہاں پہ 500 اور ایک میگاواٹ تک گنجائش ہے مگر یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی قدغن ہے کہ آپ 500 کلوواٹ بجلی گھر اور پاور ہاؤس نہیں بنا سکتے ہیں یا اس سے زیادہ آپ نہیں بنا سکتے ہیں، تو Kindly میری منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ جہاں پر Potential ہے ایک میگاواٹ یا دو میگاواٹ کی، وہ اگر اس میں شامل کیا جائے تو بہتر ہو گا اس صوبے کیلئے۔

جناب سپیکر: زرین گل! سپلیمنٹری۔

جناب زرین گل: ډیره شکریه جي۔ محترم سپیکر صاحب، دا وائي چې برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر، دا چې کوم دا Stay شوے دے، دا زما په دې تورغر په دې باندې، اوس زه حیران دې ته یمه چې سروے اوشوه، زبردست Potential دے، زورآور خوړونه دی، Identification اوشو، څه رکاوټ د Site نشته، خرچه پرې اوشوه، کال یو نیم کال اوشو زه دفترو کښې گرځمه د انرجی اینډ پاور، بیا زه چې کوم دے هغه سیکرټری ته لاړمه چې امریکې ته تلے دے، بیا ما وئیل چې کله به راځی؟ بیا پسې لاړمه، ما ورته اووئیل خدائے اومنئ تاسو هم گورې ایډوکیټ جنرل هم شته، دغه هم شته، ستاسو لاء شته، تاسو ولې چې کوم دے یو نیم کال اوشو دا په Stay order باندې، دا څه چل دے، دا څوک انبنتی دی، په کور کښې کوم ټهیکه دار، تاسو ولې دا څیز دا مسئله نه حل کوئ؟ اوسه پورې چې کوم دے د تربیلا ډیم متاثرین د سره بجلی شته دے نه د واپډې، مونږ دا یو دغه اوگنړله چې یره دا دغه به اوشی، دا به د علاقې ضرورت پوره کړی او دا سې بدبختی ده چې یو غاړې ته دلته کار نه کیږی او که نه وی نو بیا پرې Stay دے، نو د Stay د پاره څوک ځی نه، نو دا ولې دا حکومت دغه نه کوی؟

جناب سپیکر: عاطف خان، پلیز۔

وزیر برائے توانائی و برقیات: سپیکر صاحب! کومه پورې چې د Stay تعلق دے نو په هغې کښې خو زه څه نشم وئیلے، دا خو د عدالت دغه دے، هلته خو زه چې د Stay Order وی نو Obviously په هغې کښې خو بیا زه څه نشم وئیلے خو هغه خو د عدالت خوښه وی چې هغوی په څه څیز باندېStay ورکوی یا څومره اوږده Stay چلوی؟ خو مونږ به ئے د خپل ډیپارټمنټ د طرف نه Peruse کوؤ هم او تاسو ته زه یو ځل بیا دا چې دا څومره دلته ممبرز ناست دی، چې کوم د هغه علاقو سره تعلق ساتئ، مونږ ته تاسو که Suggestions راکړئ ډیپارټمنټ ته او مونږ ته Sites نور Identify کړئ، زمونږ Sites نور پکار دی، مونږه وایو چې د ساړهې تین سو او د ساړهې تین سو نه علاوه که نور هم داسېSites وی نو ان شاء الله تعالیٰ په هغې باندې به کار شروع کړو۔ بالکل تاسو ته اوپن دغه درکومه چې مونږ ته Sites راکړئ چې نور څومره تاسو په خیال باندېSites دی (تالیاں)

ډیپارټمنټ به ئے اوګوری، که هغې کښې فزیبل وی نو هغه به ان شاء الله تعالیٰ په هغې کښې جوړ شی، باقی د Stay Order باره کښې خو سپیکر صاحب! زه څه نشم وئیلے خو اوس په هغې کښې زه څه اووایم؟

جناب سپیکر: سلیم خان والا کوم دغه، سلیم خان چې کوم دغه اوکړو۔ (مداخلت) یو منټ جی، سلیم خان چې کوم کوئسچن کړے وو، هغه لږ دغه کړئ۔

وزیر برائے توانائی و برقیات: بنه جی۔ سلیم خان! تاسو سوال کړے وو۔

جناب سپیکر: سلیم خان! چترالی۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب! چترال کے بجلی گھروں پر کام Slow ہے۔

وزیر برائے توانائی و برقیات: جناب سپیکر صاحب! چترال میں پن بجلی گھروں پر کام بے شک ہے، میری ابھی بھی ڈیپارٹمنٹ سے میٹنگ ہوئی، کام Slow ہے۔ اس میں کچھ وہ 20% جو Intentional feasibility report بنی تھی، وہ Hundred کی نہیں تھی، وہ یہ تھا جی، 20% اگر وہ کمیونٹی کی طرف Involvement ہو گی، اس میں کچھ ٹیکنکل پرابلمز تھے اور کام بے شک میں مانتا ہوں کہ کام Slow تھا لیکن اس کو ابھی خصوصی توجہ کے طور پر، اسی وجہ سے میں نے آپ لوگوں کو بھی بولا کہ مزید Sites اگر Identify ہوتے ہیں تو کام ان شاءاللہ تعالیٰ Hopefully اس پر تیز کروا رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Next Question 2557, Syed Jafar Shah.

* 2557 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پچھلے دو سالوں 14-2013 اور 15-2014 کی اے ڈی پی میں صوبے کے مختلف علاقوں میں سو سو (100) سو (100) سکولوں کے قیام کیلئے رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبے میں کتنے سکولز بنائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن سکولوں پر کام شروع نہیں کیا گیا ہے، ان کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں 14-2013 اور 15-2014 کے دوران صوبے میں جتنے سکولز بنائے گئے ہیں، ان کی تفصیل لف ہے جبکہ ایسا کوئی سکول نہیں جس پر کام شروع نہیں کیا گیا ہو۔

جناب جعفر شاہ: (قہقہہ) د زرین گل خان کوئسچن وو جی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ کوئسچن نمبر 2557۔ دوئ جی تفصیل راکړے دے چې دومره سکولونو باندې کار شروع کړے دے او دومره نوی سکولونه منظور شوی دی۔ اوس جی دیکښې دا ده چې کوم په تیر سیلاب کښې سکولونه تباه شوی وو، په هغې کښې بلها سکولونه پاتې دی او اوس د دې Recent چې کوم Earthquake وو، زلزله، هغې کښې هم بلها سکولونه اوس داسې شوی دی جی چې ماشومان هغې ته دننه نه شی تلې، نو زما به دا ریکویسټ وی منسټر صاحب ته چې مهربانی اوکړی او د هغې د پاره ایمرجنسی بنیاد باندې، ځکه جی چې کالام غونډې، مټلتان کښې جی تاسو به پریس کښې کتلی وی میډیا باندې، ماشومان په واؤړو باندې ناست دی، په سوړنو ماشومان، هغه دننه تلې نشی د یرې نه، ځکه چې هغې کښې دراړونه دی او هغه بلډنګان داسې دی چې هغه Anytime they can fall، نو دغه مې ورته یو ریکویسټ دے چې دوئ ایمرجنسی بنیاد باندې دا څومره سکولونه چې اوس دغه شوی دی چې د هغې د پاره بندوبست اوشی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میرا جناب منسٹر صاحب سے، ذرا یہ بتادیں کہ ابھی تک 2013-14 کی اے ڈی پی کے جو سکولز ہیں، ابھی تک ان کو فنڈز ریلیز نہیں ہورہے تو اب 2015-16 کی اے ڈی پی بھی آگئی ہے اور فنڈز ریلیز نہیں ہورہے ہیں۔ 2013-14 کے وہ سارے پرائمری ہیں، پرائمری سے اپ گریڈیشن ہے مڈل تک، مڈل سے ہائی ہے، تو میرا ان سے کوسچن یہ ہے کہ کم از کم اس سلسلے میں یہ تھوڑا Expedite کرلیں کہ یہ فنڈز کیوں ریلیز نہیں ہورہے؟ 2013-14، 2014-15 اور 2015-16 تو ابھی تک شروع نہیں ہوئے ہیں، تو کم از کم ان کے جو فنڈز ہیں، ان پہ ذرا وہ کرلیں کہ ان کو جلدی ریلیز کرلیں تاکہ 2015-16 کی اے ڈی پی پر کام شروع ہوسکے۔

جناب سپیکر: عاطف خان! عاطف خان۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! ایک سپلیمنٹری اسی سے متعلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد یہ کرلے گا، وہ کوئسچن پھر آگے پیچھے ہو جاتے ہیں نا، اس کے بعد، سپلیمنٹری۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیتا ہوں آپ کو موقع نا، یہ Explain کرلیں، اس کے بعد آپ اٹھ لیں نا، پھر میں آپ کو۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، شاہ حسین خان، کیونکہ وہ جو اصل کوئسچن ہوتا ہے، وہ پھر Properly address نہیں ہو جاتا تو اسلئے میں کہتا ہوں کہ وہ بات کرلیں تو اس کے بعد آپ بات، کوئسچن کرلیں گے۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، زما دیکښې دا ضمنی سوال دے چې کہ دوئ دا د صوبائی اسمبلئ د حلقو پہ بنیاد ورکړی وی نو پہ بټګرام کښې خو دوہ حلقې دی او دوہ ایم پی ایز دی او دوہ سکولونہ دی، نو پہ مردان کښې خو زما یقین دے سر! چې اتہ ایم پی ایز دی نو بیا اتہ پکار وو، نو مردان کښې شپاړس سکولونہ دی او پہ بټګرام کښې دوہ دی۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یو خو جی چې کوم دا اصلی سوال وو، د هغې خو اول 100 سکولونہ یو وو، 160 بل وو، پہ دیکښې ټوټل 260 سکولونہ دی۔ پہ دیکښې د اووہ نہ علاوہ پہ باقی ټولو باندې فزیکل کار شروع دے خو دیکښې کلہ نہ کلہ لږ غونډې پرابلمز راشی د Site د وجې، چې کوم ممبران صاحبان ورتہ Site suggest کړی ډیپارټمنټ تہ، هغوی بیا پہ هغې باندې اکثر د کلی مینځ کښې خپلو کښې دغہ، یو وائی دې ځائې کښې جوړ کړئ، بل وائی دې ځائې کښې جوړ کړئ، مونږ باندې هم دا پریشر راشی د دغہ کلی والو د طرفہ، یو چې کوم هغلتہ خلق وی لوکل، یو وائی زما ایریا کښې جوړ کړئ، بل وائی زما ایریا کښې جوړ کړئ، نو ځہ دغې وجې نہ هغہ Site Identification کښې پرابلم راشی، مونږ د دې وجې نہ بیا بیا، تیر کال هم کہ ستاسو یاد شی مونږ دې ممبرانو تہ بیا

بیا ریکویسټ کړے وو چې مونږ ته Site identify کړئ۔ نو د دغې وجې کار لیټ شی، چې کار شروع لیټ شی نو Obviously بیا به نور هم لیټ کیږی خو بهر حال د فنډز څه مسئله نشته، فنډ ورته، ټولو ته چې کوم ځائې کبنې کار روان دے، ټهیک دے څه پرابلم پکبنې نشته، څه کیس نشته، بل څه نشته نو په هغې کبنې دغه زه به هم اوګورم که چرته Specific داسې سکول پکبنې وی۔ ما تیرو ورځو کبنې سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ سره، د هغوی منسټر او ټول ډیپارټمنټ سره خصوصاً د Execution باره کبنې میټنګ کړے وو، مونږ وئیل چې یره دا کارونه پرې تیز شی-----

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر، زه د منسټر صاحب په دې جواب باندې خبره کوم، د ډیپارټمنټ په جواب باندې خبره کوم-----

جناب سپیکر: جی جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: دې باره کبنې یو خبره کوم-----

جناب سپیکر: چلو ایک منٹ آپ، یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں، اس کے بعد آپ، نلوٹھا صاحب۔

راجہ فیصل زمان: میں نے ٹائم لیا ہے سر! میں نے-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: راجہ صاحب کو سر-----

جناب سپیکر: راجہ فیصل، اس کے بعد آپ کو، جی راجہ فیصل!

راجہ فیصل زمان: سر! یہ آپ سوال کا جواب ذرا دیکھیں، منسٹر صاحب کیلئے کافی Alarming ہے۔ اس میں سے یہ جو آخری خانہ لکھا ہوا ہے نا سر! Physical Status، اس میں سے ایک بھی کمپلیٹ نہیں ہے، Hundred percent پر اگریس ہے خالی، شروع ہوئے ہیں خالی، یہ سب سے Alarming ہے کہ تیسری اے ڈی پی جا رہی ہے اور آخری خانے میں کمپلیٹ کہیں نہیں لکھا ہوا۔ پہلا سال کنسلٹنسی کی نذر

ہو گیا کہ ہم نے کہا کنسلٹنٹس کو دیں گے، وہ ہمارا تجربہ فیل ہوا، تو ہم ایک سال پیچھے جا رہے ہیں، ہم ایک سال اپنا ضائع کر چکے ہیں، لہذا میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہو گی، جس طرح انہوں نے ٹیچرز پر مانیٹرنگ کیلئے لوگ رکھے ہوئے ہیں، اس طرح ان سکولوں کی بھی مانیٹرنگ ہونی چاہیئے اور ان سے یہ ان کا سوال نہیں بنتا بلکہ سوال میرے بھائی نے جو کیا ہے، ان کو یہ کرنا چاہیئے تھا کہ کتنے Physically پرسنٹ ہو چکے ہیں؟ انہوں نے صرف پوچھا، شروع ہوئی ہے یا نہیں ہوئی، اگر وہ اس طرح کا سوال کرتے تو ان کیلئے ذرا پرابلم بڑھ جاتا۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اگر پہلے ان کا جواب یا جن کا بھی، بہرحال ایک تو نمبر ون یہ ہے کہ پہلے 100 سکولز بنتے تھے، اب 160 سکولز بنتے ہیں، مطلب یہ نمبر ہم نے اتنے بڑھا دیئے ہیں کہ 160 سکولز بنیں ہر سال اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کی پہلی بات کہ کنسلٹینسی کی وجہ سے سٹارٹ میں اس میں Delay آیا اور اس کی Completion کا Normally تین سال ٹائم ہوتا ہے جو کہ ابھی ہم نے کم کر دیا ہے، ہم نے ابھی یہ کہا ہے کہ جی کم از کم سال میں اس کو کمپلیٹ کیا جائے لیکن پہلے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتنے وقت میں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پہلے تین سال کا، جو بھی پراجیکٹس ہوتے تھے سرکاری، وہ تین سال کیلئے ہوتے تھے کہ جی تین سال میں، چاہے وہ روڈز ہوں، سکولز ہوں، جو بھی ہو، وہ تین سال کا ٹائم ہوتا تھا، تو ابھی ہم نے اس کا کر دیا ہے کہ کم از کم اس کو ایک سال کے دوران کمپلیٹ کیا جائے۔ تو سٹارٹ میں تو کنسلٹنسی اور Identification کی وجہ سے پرابلم آیا ہے لیکن یہ تھوڑی سی پرانی، اس میں کمپلیٹ ہو بھی گئے ہیں اور اس پر کام تیز بھی کر رہے ہیں۔ جو دوسرے میرے بھائی ممبر صاحب نے بات کی سکولوں کی کہ جی مردان میں زیادہ سکولز ہیں، پتہ نہیں کتنے ہیں 16 ہیں؟ یا باقی جگہوں میں، ایک تو ضلعوں کے حساب سے بھی ہوتا ہے، چھوٹے ضلع اور بڑے ضلع کا فرق بھی ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ مطلب بڑا ضلع ہو تو اس میں Obviously زیادہ سکولز بنیں گے، چھوٹا ہو تو کم بنیں گے لیکن اس میں چھوٹی سی میری ایک ریکویسٹ ہے یا گزارش ہے کہ روایتاً اس صوبے میں جو پہلے کام ہوتے رہے ہیں، مطلب وہ چیف منسٹر ہوں تو وہ اپنے

ڈسٹرکٹ کو ڈیویلپ کر لیتے ہیں، کوئی جو ایجوکیشن منسٹرز رہے ہیں، وہ اپنے حلقے میں یا علاقے میں سکولز بہت زیادہ بنا لیتے ہیں، تو یہ ایک رہی ہے اور تھوڑے سے مردان میں سکولز زیادہ ہیں لیکن میری ان سے یہی ریکویسٹ ہوگی کہ لوگوں کی Expectations ہوتی ہیں، Obviously بحیثیت ایجوکیشن منسٹر اگر ایک ایم پی اے جو کہ منسٹر نہیں ہے یا کہ کوئی اس کے پاس اور عہدہ نہیں ہے، اس کے حلقے میں بھی اگر ایک سکول بنتا ہے اور ایجوکیشن منسٹر کے حلقے میں بھی ایک سکول بنتا ہے تو لوگوں کی Requirements ہوتی ہیں، Obviously وہ ان کو بھی پتہ ہوگا، اگر آپ ایم پی اے نہ ہوں تو آپ سے Expectations نہیں ہوتیں، آپ جب ایم پی اے ہو جاتے ہیں تو آپ سے Expectations زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جب آپ منسٹر ہوتے ہیں، ایجوکیشن منسٹر ہوتے ہیں تو اس میں Expectations تھوڑی سی زیادہ ہوتی ہیں اور میرے خیال میں تھوڑا سا علاقے کا، اس کا بھی حق بنتا ہے، تو یہ ہے کہ کچھ زیادہ فرق نہیں ہوگا لیکن تھوڑی بہت اگر اس میں گنجائش کی ضرورت ہوگی، اس میں سے ایک میں تھوڑا (مداخلت) ہاں ہاں، یہ ایک اس کے طور پر (مداخلت) ہاں، اس پر تھوڑا On lighter note وہ ہمارے ایک منسٹر صاحب ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم گاڑی میں جا رہے تھے تو ان کے لیڈر نے پوچھا، کسی نے فون کر کے پوچھا کہ جی کہاں ہیں آپ؟ تو اس نے کہا کہ جی ویسے ہی عام طور پر لوگ بتاتے ہیں کہ میں وہاں پر پہنچ گیا ہوں حالانکہ پہنچے نہیں ہوتے، تو اس نے کوئی تین چار سو گز کا بولا کہ جی یہ اب میں یہاں پر ہوں تو جب اس نے فون بند کیا تو اس کا جو لیڈر ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اس نے کہا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے، تو اس نے کہا کہ کیا جھوٹ بولا ہے؟ کہتا ہے جی تم نے کہا ہے کہ ہم تو فلاں روڈ پر ہیں، تو ہم تو اس روڈ پر ابھی نہیں پہنچے، اس نے کہا کہ جی وہ سامنے ہے، تو اس نے کہا کہ جی سامنے تو ہے لیکن یہ کہ اس روڈ پر تو ہم نہیں ہیں، تو اس نے کہا کہ تین سو، چار سو گز کا فرق ہے، تو کہتا ہے کہ ہاں فرق تو ہے، تو وہ کہتا ہے کہ جی اگر تین چار سو گز کی بھی ہمیں سیاست میں گنجائش نہیں دیتے تو یہ بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تو مطلب یہ ہے کہ اگر بحیثیت ایجوکیشن منسٹر اگر تھوڑے بہت سکولز زیادہ بن جائیں، زیادہ نہیں ہوں گے لیکن تھوڑا بہت علاقے کا حق بنتا ہے۔

جناب سپیکر: محمد علی! محمد علی، سپلیمنٹری، محمد علی۔ (مداخلت) ایک منٹ، محمد علی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دې جعفر شاه صاحب ډیر بنه سوال کړے دے خو زه د خپل منسټر صاحب د قابلیت، د مخلصئ او د

اخلاصتوب زه شک په هغې کښې نه کوم خو ما ته لږ افسوس د ډیپارټمنټ په دې جواب باندې راځی۔ د منسټر صاحب غریب خو دوه ډیپارټمنټس دی یا په میټنګ کښېEngage وی یا چې دے هغه پراپر اسمبلئ ته جواب راځی نو هغه Concerned Minister خو هغه جواب Follow کوی خو زه په دې ډیر افسوس کوم جناب سپیکر صاحب! چې په دیکښې ئے لیکلی دی چې 15-2014 کے دوران صوبے میں جتنے سکولز بنائے گئے ہیں، ان کی تفصیل لف ہے جبکہ ایسا کوئی سکول نہیں ہے جس پر کام شروع نہیں ہے، زه ډیر په افسوس سره وایم جناب سپیکر صاحب! تاسو دا بل پیج اوګورئ، لاسټ کښې ئے لیکلی دی دیر اپر، په ډسټرکټ دیر اپر کښې PK-92 زما حلقه ده، په دیکښې درې سکولونه ورکړی دی، لکه زه بحیثیت د یو صوبائی، زه د یو حکومتی ممبر زه ډیر په افسوس سره وایم چې دا جواب چا ورکړے دے، ټهیک ټهاک د دغه خلقو خلاف د ایکشن واخستے شی چې دا ولې غلط بیانی دې اسمبلئ ته کوی او زما داسې منسټر چې د هغه په قابلیت کښې څه شک نشته، هغه داسې یو جواب ورکوی؟ پکښې یو درې سکولونه ئے زما ورکړی دی جی، سیریل نمبر 54 سپیکر صاحب! تاسو اوګورئ، PK-92، دا زما حلقه ده، سیریل نمبر 58، سیریل نمبر 59، جناب سپیکر صاحب! نه ما د دې سکولونو افتتاح کړې ده، نه په دې باندې چرته چا کشئ وهلې ده، په دیکښې ئے لیکلی دی In progress، ډیر په افسوس سره وایم، حلقه زما ده، سکولونه زما دی، د دې ما افتتاح نه ده کړې نو کار د کوم ځائې نه شروع شو؟ زه ډیر افسوس په ایجوکیشن ډیپارټمنټ باندې کوم چې ولې غلط بیانی کیږی، زما د منسټر تضحیک کیږی؟

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: د دې به جی اوس چې دوئ کومه خبره اوکړه، که فرض کړه دا ئے غلط بیانی کړې وی، زه به سبا د دې ځائې، پیښور نه به ورسره ټیم ځی او دوئ به هم ځی، که په موقع باندې کار نه وی شروع او ډیپارټمنټ دا دغه ورکړے وی چې کار شروع دے نو چې اسمبلئ ته د غلط جواب ورکولو څه سزا ده، هغه سزا به ورته ملاویږی ان شاء اللّٰه۔

Mr. Speaker: Next 2560, Syed Jafar Shah.

* 2560 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بحرین سوات میں درال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جس کا افتتاح 2012 میں ہوا تھا، اس پر کام جاری ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ ایم او یو کے تحت مقامی مشران پر مشتمل متعلقہ ایم پی اے کی سربراہی میں نگران کمیٹی کا قیام عمل میں لایا تھا کہ کمیٹی کے ساتھ مشاورت سے منصوبے کی نگرانی اور تکمیل کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ میں جتنی بھی ملازمتیں ہیں، ان پر مقامی لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا جن کی سفارش متعلقہ کمیٹی کرے گی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کمیٹی کی حیثیت کیا ہے، آیا متعلقہ اتھارٹیز بشمول ٹھیکیدار سرکاری منظور شدہ کمیٹی کو اعتماد میں لے کر اس کی مشاورت سے کام کر رہی ہے، نیز پراجیکٹ میں اب تک کی گئی بھرتیوں کی تفصیل بمعہ اس میں مقامی اور غیر مقامی کتنے لوگوں کو مستقل اور عارضی ملازمت دی گئی ہے، فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے توانائی و برقیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) شائیڈو اب (پیڈو) بورڈ آف ڈائریکٹرز کی اٹھائیسویں نشست منعقدہ 9 مئی 2012 میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایک شکایات ازالہ کمیٹی (Grievance Redressal Committee) کا قیام عمل لایا جائے گا، متعلقہ رکن صوبائی اسمبلی اس کمیٹی کا چیئرمین ہوگا اور مقامی آبادی سے متعلقہ امور پر بات کرنے کیلئے فوکل پرسن ہوں گے اور پراجیکٹ کی تکمیل کے سلسلے میں اگر کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے تو کمیٹی سے رجوع کیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) شکایات ازالہ کمیٹی (Grievance Redressal Committee) کیلئے مقامی آبادی نے باہمی رضامندی اور اتفاق سے ممبران کے نام متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کو دے کر کمیٹی کا قیام عمل میں لانا تھا مگر تاحال مقامی آبادی کا ممبران کے ناموں پر اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ معزز ممبر صوبائی اسمبلی جناب سید جعفر

شاہ صاحب نے بھی مختلف نشستوں پر مقامی مشران کی توجہ اس طرف کئی بار مبذول کرائی ہے۔ جب متعلقہ معزز ممبر صوبائی اسمبلی کمیٹی کو تشکیل دیں، وہ پراجیکٹ مقامی انتظامیہ کے افسران اور تعمیراتی کمپنی کی انتظامیہ کیلئے قابل قبول اور معاون ہوگا لیکن اس کے ساتھ ساتھ منصوبے کی ابتداء سے مقامی آبادی کے لوگ اور مشران انفرادی و اجتماعی حیثیت سے مقامی آبادی سے متعلقہ امور پر باقاعدگی سے نشستیں و ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں، ان کے جائز مطالبات پورے کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب سید جعفر شاہ صاحب کی سربراہی میں بھی کئی نشستیں ہوئی ہیں جن میں مقامی آبادی سے متعلقہ امور کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک منصوبے میں روزگار کا تعلق ہے تو سرکاری بھرتیاں تو چلانے کے فیز (Operation Phase) میں کی جائیں گی لیکن تعمیراتی فیز میں تعمیراتی کمپنی اور کنسلٹنٹس کے ساتھ بھرتیوں میں باقاعدگی کے ساتھ مقامی آبادی اور سوات کے لوگوں کو ان کی تعلیم، ہنر اور تجربہ کے لحاظ سے ہمیشہ ترجیح دی گئی ہے۔ اب تک بھرتیوں و روزگار کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیل سے اس امر کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے:

<u>ملازمتوں و روزگار کی تفصیل:</u>

(1) <u>بحرین سے:</u>

تعداد ملازمین ماہوار تنخواہ پر	141عدد۔
تعداد ملازمین Daily Wages پر	295عدد۔
ٹوٹل بحرین سے	436عدد۔

(2) <u>مدین سے:</u>

تعداد ملازمین ماہوار تنخواہ پر	22عدد۔

(3) <u>مینگورہ سے:</u>

تعداد ملازمین ماہوار پر	16عدد۔

(4) <u>باقی سوات سے:</u>

تعداد ملازمین ماہوار پر	20عدد۔

تعداد ملازمین ملاکنڈ ڈویژن سے(1+2+3+4)	494عدد۔
(5) باقی خیبر پختونخواسے:	
تعداد ملازمین ماہوار پر	31عدد۔
(6) باقی پاکستان سے:	
کمپنی کے مستقل ملازمین	112عدد
کل تعداد	637عدد۔
تناسب بلحاظ فیصدی	
بحرین	69%۔
مدین	04%۔
ملاکنڈ	79%۔
مینگورہ	03%۔
باقی سوات	03%۔
باقی خیبر پخوانخوا	04%۔
باقی پاکستان	17%۔

جناب جعفر شاہ: ابھی میں ہوں۔ (قہقہہ) منسٹر صاحب کے مزے ہیں، 16 سکولز۔ سر! یہ انرجی کے حوالے سے سوال ہے اور میں مشکور ہوں قربان علی خان صاحب کا جو سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرپرسن ہیں۔

ایک رکن: چیئرمین ہے۔

جناب جعفر شاہ: چیئرمین ہیں۔ (قہقہہ) انہوں نے یہ میٹنگ بلائی تھی اور وہاں پر ہم نے یہ ایشو Settled کیا ہے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تو I am Satisfied۔

ایک رکن: مطمئن دے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ کوسچین نمبر2580، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2580 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول بہزادی چکر کوٹ کوہاٹ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سکول میں طلباء کی تعداد کل کتنی ہے اور اساتذہ گورنمنٹ کی پالیسی 1/40 کی بنیاد پر مہیا ہیں، مکمل تفصیلات کلاس وائز اور اساتذہ کی تعداد مہیا کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سکول میں طلباء کی کلاس وائز تفصیل اور اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے:

S. No	Name of Post	Number of Teachers	Class	Number of Students
01	Principal	01	6th	211
02	SST	06	7th	190
03	AT	01	8th	158
04	CT	02	9th	195
05	DM	01	10th	115
06	PET	01	Total	869
07	TT	01		
08	Qari	01		
Total		14		

ایک نسبت چالیس (1/40) کی پالیسی پرائمری کی سطح تک لاگو ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوسچن ہے 2580۔ یہ بھی جناب! یہاں میں نے پوچھا ہے کہ بھئی سکولوں کی تعداد، انہوں نے جیسے حکومت کی، گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، 1/40 کی بنیاد پر، تو اس کے مطابق انہوں نے جواب تو دیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! یہاں پر یہ جو تعداد بتائی جارہی ہے بچوں کی، سٹوڈنٹس کی، وہ تقریباً 870 کے قریب ہے اور جو انہوں نے ٹیچرز کی تعداد بتائی ہے، وہ 14 ہے جو کہ یہ بالکل غلط انہوں نے، ڈیپارٹمنٹ والوں نے غلط بیانی کی ہے۔ وہاں پر میں نے خود جا کر دیکھا ہے، وہاں پر صرف دس ٹیچرز ہیں، اگر اس کو بھی Divide کیا جائے تو یہ تعداد بہت زیادہ بن رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تو صرف ایک سکول کا ہے لیکن بہت سارے سکولوں کا وزٹ میں نے خود کیا ہے جہاں ہر کلاس میں 90/90 اور 100/100 سٹوڈنٹس ہیں اور وہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں۔ جب وہ ٹیچرز وہاں پر Available نہیں ہوتے یا وہ پورا نہیں کر سکتے تو وہ پرائکٹر وہاں پر تعینات کر دیتے ہیں

کہ وہ پراکٹر اس کا ہوم ورک بھی چیک کرتے ہیں اور کلاس کو بھی Attend کرتے رہتے ہیں، تو یہ جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے، ایمرجنسی جو نافذ کی گئی ہے محکمہ تعلیم والوں نے تو یہ اس کے بالکل برعکس جو صورتحال ہے، وہ جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں جناب منسٹر صاحب سے کوئسچن کرتی ہوں کہ وہ اس کے بارے میں مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی سپیکر صاحب، یہ تو جیسے میں نے پہلے ہی ذکر کیا کہ ہمارے پاس کمی ہے، Actual کمی ہے اسی کی وجہ سے تو ہم، میں نے جو پہلے پراسیس بتایا کہ وہ شروع کیا ہوا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ دسمبر میں کوشش ہے Positively کہ دسمبر تک جتنی کمی ہے ٹیچرز کی، یہ جو ہماری تعداد ہے جو میں نے پہلے ذکر کیا تقریباً 13 ہزار کے قریب یا ساڑھے تیرہ ہزار، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ دسمبر تک بھرتی ہو جائیں گے اور وہ سکولوں میں پہنچ جائیں گے، ایک تو نمبر ون یہ بات ہو گئی۔ دوسری بات یہ کہ جو 1/40 کا Ratio ہے، یہ ہائر کلاسز میں، وہ پرائمری کا ہے، ہائر کلاسز میں جو 1.5 سیکشن کا ہے، اس کے اوپر ایک ٹیچر ہوتا ہے، مطلب اگر For example کہ 40 بچے ہیں تو اگر 41 ہو جائیں تو پھر تو اس کیلئے نیا ٹیچر نہیں ہو سکتا، وہ 60 تک اگر ہوتے ہیں تو ٹیچر وہی رہتا ہے، جب 60 سے زیادہ ہو جاتے ہیں تو پھر ایک سیکشن اور بن جاتا ہے، مطلب 40 کا تو Ratio ہے لیکن وہ بھی پورا نہیں ہوا، میں کہتا ہوں کہ وہ بھی پورا نہیں ہے کیونکہ ٹیچرز کی کمی ہے اور یہ ہائر کلاسز میں جو ہوتا ہے، اس میں 1.5 سیکشن پر ایک ٹیچر ہوتا ہے، اس کا Ratio اس طرح بنتا ہے کہ اگر 60 تک ہو تو پھر وہ ہوتا ہے اور اگر 60 سے زیادہ ہو جائے تو پھر نیکسٹ سیکشن شروع ہو جاتی ہے اور اسی حساب سے پھر اس میں مزید ٹیچرز آتے ہیں۔

جناب سپیکر: چار بجے نماز ہے، نماز کا ٹائم ہے تو نماز اور چائے کیلئے وقفہ ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، میڈم نجمہ شاہین ایم پی اے، نشتہ نجمہ شاهین ؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه، یو منټ جی، دا د روټین ایجنډا ختمه کړو۔ نجمه شاهین!

توجہ دلاؤنوٹس ہا

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ پر نہر کا پل تقریباً ایک سال سے زیر تعمیر ہے جس کی وجہ سے کوہاٹ سے پشاور آنے اور جانے والی ٹریفک کو کوہاٹ شہر سے جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک گھنٹوں کے حساب سے بند رہتی ہے جس میں جنوبی اضلاع سے تعلق رکھنے والے مسافروں اور مریضوں کو انتہائی تکلیف ہوتی ہے، برائے مہربانی متعلقہ وزیر آبپاشی اس پر خصوصی توجہ دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! محترمہ نجمہ شاہین کا یہ توجہ دلاؤنوٹس یقیناً انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور جنوبی اضلاع اور خصوصاً کوہاٹ ڈی آئی خان بنوں جاتے ہوئے یہاں پر ٹریفک کا انتہائی مسئلہ گھمبیر ہے اور بہتر تو ہوتا کہ منسٹر صاحب خود موجود ہوتے کیونکہ میرا اپنا بھی یہی کونسچن ہے کہ اس پر خصوصی توجہ چاہیئے اور میں یہاں پر جو موجود ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، ان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس کیلئے کوئی لائحہ عمل بنائیں اور خصوصی طور پر منسٹر جو ہمارے ایریگیشن ہیں، موجود نہیں ہیں، ان سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ اس پر خصوصی طور پر اس پر عمل کرنے کیلئے کوشش کریں۔

جناب سپیکر: یہ آپ لاء منسٹر صاحب! آپ ایریگیشن منسٹر کے ساتھ Take up کر لیں اور اس کے ساتھ پراپر میٹنگ کر لیں تاکہ انہوں نے جو کال اٹینشن لایا ہے، اس پر کوئی کارروائی ہو سکے۔

وزیر قانون: بالکل جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

وزیر قانون: بالکل ٹھیک ہے، منور خان صاحب بھی ہو جائیں گے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ہم میٹنگ کر لیں گے لیکن اگر ہمارے ساتھ سیکرٹری ہو تاکہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ان کے جو مسائل ہیں، یہ سارے جنوبی اضلاع کا مسئلہ ہے جی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ Coordinate کر لیں اور اس کو Proper date دے دیں تاکہ ایک پراپر میٹنگ اس پر ہو جائے۔ کوسچن نمبر 658، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ما لہ لږ وخت را کړئ۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، د منسٹر صاحب په نوټس کښې راولو، د حکومت په نوټس کښې راولو چې دا کوهاټ روډ باندې څنګه چې منور خان صاحب هم خبره اوکړله چې ډیره واسطه ئے جنوبی اضلاع سره ده۔ دا په نوټس کښې راولو چې تقریباً یو نیم کال اوشو، یو نیم کال، چې دا باړه پل چې دے، دا راپریوتے دے او ډیره زیاته عجیبه خبره دا ده چې تاسو ته به پخپله هم تجربه شوې وی چې تاسو اوځئ نو په ګهنټو ګهنټو باندې خلق ولاړ وی او څو ځله د هغه علاقې خلق رااووتل، جلوسونه ئے هم اوباسل او د دې سره دا وه چې یو Alternate route وو، هسې هم دا روډ چې دے دا ډیر زیات Congested دے خو هغه پل روغ وو نو بیا به هغه ټریفک چې دے هغه به تقسیم شو۔ اوس مسئله دا ده چې یو نیم کال اوشو چې هغه پل راپریوتے دے او زما خیال دا دے که فضل الهیٰ خان که پرې خبره کول غواړی خو یو نیم کال د هغې اوشو او یو ډیپارټمنټ هغې له خوا له نه ځی، نو که هغې باندې فوری طور باندې کار شروع شو نو شاید چې دا مسئله لږه اسانه شی۔

جناب سپیکر: دا ایریګیشن ډیپارټمنټ سره دے، دا د ایریګیشن روډ دے؟ میڈم انیسہ زیب! میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ چونکہ سکندر خان کے ساتھ یہ دونوں ایشوز Related ہیں تو آپ ایک میٹنگ Arrange کریں کہ جو دونوں ایک کال اٹینشن اور ایک سردار حسین صاحب نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تاکہ اس کے اوپر کوئی پراگریس ہو سکے۔ جی میڈم!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): جناب سپیکر صاحب! ابھی تو موجود تھے یہاں پر ایریگیشن منسٹر صاحب لیکن ان کی ایک Impotnant commitment تھی تو یہ پتہ نہیں ان کو یہ نوٹس ہوا، میں ضرور آپ کا یہ میسج اور ان کو کر کے Coordinate کر لیں گے اور جس طرح یہ کہیں گے، یہ معزز اراکین ان کی میٹنگ کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 658، سردار اورنگزیب نلوٹھا، کال اٹینشن نوٹس۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ایک تو آپ نے رولنگ بھی دی تھی ایک دفعہ نہیں دو دفعہ، کہ جس منسٹر 'کنسرنڈ' سے کوئی کوئسچن ہو یا کال اٹینشن نوٹس ہو، اس کو ہاؤس میں جواب دینے کیلئے خود آنا چاہیئے لیکن آج بھی تقریباً وہی پوزیشن ہے، تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جب ممبران کوئی کوئسچن لے آتے ہیں یا کال اٹینشن نوٹس لے آتے ہیں تو وہ ایک صوبے کے عوام کی طرف سے ان کا ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے، اگر اس کے اوپر کوئی جواب یا کوئی تسلی بخش منسٹر صاحب مطمئن نہیں کرتے ہیں ہمیں، تو پھر بتائیں کہ کیا اس کی صورتحال ہو گی؟ یہ جو ابھی کال اٹینشن نوٹس کا پیش کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے، یہ میں نے اس سے پہلے جناب سپیکر صاحب، 03-04-2015 کو توجہ دلاؤ نوٹس 566 کے تحت اسمبلی میں پیش کیا تھا، اس کے جواب میں محمد عارف یوسف صاحب، سپیشل اسسٹنٹ وزیر اعلیٰ نے مجھے ہاؤس میں یقین دہانی کرائی تھی کہ جونہی سول کوارٹرز کے نئے تعمیر شدہ فلیٹس محکمہ انتظامیہ کے حوالے ہو جائیں گے تو یہ تمام فلیٹس گریڈ وائز اور مدت ملازمت کو مد نظر رکھتے ہوئے S-II اور S-III کے ملازمین جو اس سے متاثر ہوں گے، ان کو الاٹ کئے جائیں گے۔ اب جناب سپیکر صاحب، یہ معلوم ہوا ہے کہ نومبر اور دسمبر میں یہ فلیٹس انتظامیہ کے حوالے ہو جائیں گے تو خدشہ یہ ہے کہ یہ کہیں منظور نظر ملازمین کو نہ الاٹ کئے جائیں، تو Kindly یہ جو لوگ میرٹ کے اوپر جن کا حق بنتا ہے، S-II اور S-III کے جو رہائشی گریڈ سولہ کے ملازمین ہیں، ان کو بڑے فلیٹس الاٹ کئے جائیں اور جو گریڈ سولہ سے نیچے کے ملازمین ہیں، انہیں چھوٹے فلیٹس الاٹ کئے جائیں، تو چونکہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی بھی کرائی تھی اور Kindly ایک دفعہ پھر اس ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز، لاء منسٹر، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! یو منټ۔

جناب سپیکر: یہ کال اٹینشن ہے، اس پر۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: یو منټ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: زه په دې بحث نه کوم، زه د دې سره یو Related خبره کوم۔ داسې وه جی چې دا یو کال اټینشن وو زما 616، د هغې منسټر صاحب ما له په دې فلور باندې یقین دهانی راکړه او زه د دوئ دفتر ته د دوئ د حکم مطابق لاړم۔ بیا دوئ سیکرټری اسټیبلشمنټ ته یو چټهئ هم اوکړله، هغه چټهئ کښې چې کوم پوائنټ دوئ لیږلے وو، هغه پوائنټ باندې عملدارآمد اونشو او هغه فائل هغوی فائل کړو پخپل دفتر کښې، نو زما د منسټر صاحب نه دا درخواست دے چې تاسو ډیر شریف یئ او ښکلی انداز کښې دلته کښې خبره کوئ، بیا تاسو دیکښې چټهئ هم اوکړله، چټهئ ما سره پرته ده خو د هغې نه باوجود په هغې باندې عملدرآمد اونشو، یو پوائنټ وو سنګل او ډیر اسان پوائنټ وو خو هغې باندې عملدرآمد نه دے شوے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے اس نوٹس کا جواب دے دیتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی ان کو فلور آف دی ہاؤس عارف یوسف صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی اور میں بھی آج اسی Commitment پر قائم ہوں۔ جیسے ہی سول کوارٹرز کے نئے فلیٹس کی تعمیر کا کام چونکہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے اور ابھی یہ فائنل سٹیج پر نہیں ہے، فائنل سٹیج پر ہے، ان شاء اللہ جونہی انتظامیہ کے حوالے کئے جائیں گے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ کہ یہ باقاعدہ میرٹ پر جو Entitled لوگ ہیں اور Specially یہی S-II اور S-III ٹائپ کے ملازمین کو جو ڈسٹرب ہوئے ہیں، ان کو ان شاء اللہ یہ الاٹمنٹ ہو گی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8، آنریبل منسٹر فار لاء!

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، اس طرف آرہے ہیں، ایجنڈا ختم کریں، پھر چونکہ ڈیبیٹ ہے، ہم ڈیبیٹ شروع، جی لاء منسٹر! پلیز، تاسو له موقع درکوم جی، تاسو لږ-----

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Board of Investment & Trade Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی سروسز اکیڈمی مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09 and 10: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, beg to move that the Provincial Services Academy Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Services Academy Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses I to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Law.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔ جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ریکویسټ به دا کوؤ د حکومت نه، تاسو ته به هم دا خواست کوؤ چې په دې روان سیشن کښې هم چې مونږ ګورو په دې ډهائی سال کښې هم روزانه بنیاد باندې مونږ دلته تاسو ته هم ریکویسټ اوکړو، هاؤس ممبرانو ته هم ریکویسټ کوؤ چې کومه طریقه او کوم پروسیجر چې پکار دے چې دلته یو بل راؤړے شی او Properly په هغې باندې ډسکشن اوشی، د هغې نه مخکښې به ظاهره خبره ده چې سول سوسائټئ ته اوپن شی، میډیا ته اوپن شی، کمیونټی مختلف Segments ته اوپن شی، مونږ بیا بیا د هغې نشاندهی هم اوکړه، زما دا خیال دے چې په هغې باندې هیڅ اثر، په حکومت باندې هم اونشو او بیا، بخښنه غواړمه، دا مونږ د دې د پاره وئیل چې که مونږ اوګورو چې دلته زمونږ حکومت اودریږی نو هغه دا کریډټ خو ضرور اخلی د نمبر په حواله باندې چې مونږ دومره قانون سازی اوکړه، دومره مونږ قوانین جوړ کړل خو که بل طرف ته مونږ اوګورو نو بذات خود هغه اسمبلی چې په کومه اسمبلئ کښې دا ایکټ پیش کیږی، په کومه اسمبلئ کښې چې دا ایکټ پاس کیږی، په دویمه ورځ او په دریمه ورځ باندې دلته امنډمنټس چې دی، هغه راروان وی او د دې سره تړلې اوس په هائی کورټ کښې زما یقین دا دے چې هر ایکټ داسې د دې صوبائی اسمبلئ، د دې حکومت نشته چې هغه هلته چیلنج شوے نه دے ، سپیکر صاحب! زمونږ ریکویسټ دا دے باید چې مونږ د دې ټولو څیزونو نه لږ سبق واخلو، یو خو دا چې دا کومه طریقه ده، دلته تاسو اوګورئ، دا خو زما یقین دا دے چې دا خو زمونږ د ټولو استحقاق مجروحه کیږی چې کوم امنډمنټ راؤړی، پکار دا ده چې هاؤس ته خو دومره پته لګی، هغه په 'Yes' او په 'No' کښې خبره ده، بس د حکومت خلق وائی 'Yes' او د اپوزیشن خلق وائی 'No' ، څه پکښې، نیم پکښې د حکومت خبر نه وی، نیم پکښې د اپوزیشن خبر نه وی، نو زما دا خیال دے چې دا اسمبلی چې ده، که مونږ پخپله د هغې وقعت ختموؤ، که مونږ پخپله د هغې اهمیت ختموؤ نو زما خیال دا دے سپیکر صاحب! چې دا مناسبه نه ده، لهذا په دې سټیج باندې ما دا خبره مناسب ګنړله خو ریکویسټ به منسټر ته کومه چې دا اوس کوم امنډمنټ غالباً تاسو راوړے دے ، دا کوم امنډمنټ چې تاسو راوړے دے ، که دا تاسو لږ مونږ ته شق وار اووایئ،

چې کم از کم دا هاؤس ترینه خبر شی نو بیا به مونږ ته اسانه شی چې مونږ 'Yes' اووایو که مونږ 'No' اووایو؟ نو دا به ډیره مهربانی وی د منسټر صاحب۔

جناب سپیکر: یو خو سردار حسین صاحب! چې دے نو ټول چې څومره دغه راغی، هغه According to the Assembly rules، د کانسټی ټیوشن او د پروسیجر مطابق وی، چې څه پروسیجر دے، هغه چرته هم چې دے هغه نه دے Violate شوے او پکار دا ده چې څومره هم بلونه راغی نو معزز اراکین د د هغې سټډی کوی او په دیکښې چې کوم داسې Sensitive bill وی نو ما سره چې دے نو اکثر زمونږ ایم پی ایز او زمونږ دغه راشی، مونږ سره ډسکس کړی او زه به دا حکومت ته هم خواست اوکړمه چې دا څومره تاسو قانون سازی کوئ نو په هغې تاسو له پکار هم دی چې لږ سیمینارز کوئ، لږ نور هم چې دے نو سوسائټی ته او پبلک ته هم هغه اوپن کول پکار دی خو بهرحال زمونږ د اسمبلی سیکرټریټ په لیول باندې چې څه پروسیجر دے، څه تقاضې دی قانونی، هغه ټولې پوره کوؤ۔ Law Minister please, passage stage.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی سروسز اکیڈمی مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Provincial Services Academy Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment) Bill, 2015 may be passed---

(Interruption)

جناب سپیکر: نه، ته چې دے کنه، یو منټ، سردار حسین چې کومه خبره اوکړله۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا خو د قانون مذاق اړاوولے شی، دا څیز ئے ولې کړے دے؟ سبا به دا سول سوسائټئ ته، بیا به هغه په هائی کورټ کښې چیلنج کیږی، کم از کم چې دا ممبران خو دومره قابل وی چې په خپل قانون باندې خو خبره کولې شی کنه۔ مونږ تاسو سره یو په دې قانون پاس کولو کښې، مونږ دا هم تاسو ته بیا وایو چې په دې قانون جوړولو کښې هم تاسو سره یو خو دا کوم طریقه کار چې دے دا خو، دا څنګ طریقه کار دے؟ دا اخر مونږ د پرائمری سکول ماشومان خو نه یو، شاګردان خو نه یو؟

جناب سپیکر: یو منټ، سردار حسین صاحب! زه تاسو ته لږ، یو منټ، په دیکښې چې دے کنه چې کوم Basic change دے صرف Simple change دے، دا In Clause 1 after the word "Rules" the word "Regulation"، صرف ریګولیشن یو لفظ پکښې دغه شوے دے او Shall be inserted نو دا دغه دے، زه به چې دے نو هاؤس ته دغه کوم۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! Complications نه جوړوؤ چې دا دومره وړوکے امنډمنټ دے، د دې تشریح کول په دې هاؤس کښې، دیکښې څه بدیت دے، دیکښې څه نقصان دے، دیکښې څه نقصان دے؟

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب! Explain, just اووایه چې څه به کوؤ؟

وزیر قانون: د سردار حسین بابک صاحب چې دا کوم Suggestion دے، د دې سره زه Hundred percent، تاسو سره Agree کوم او تاسو نن، دا کافی، دا دې هاؤس کښې د ډیرې عرصې نه پس راغلے دے، زما Already دا دوه درې بلونه د دې نه مخکښې زمونږ سلیکټ کمیټۍ ته استولی دی او ډیر اهم بلونه دی او دیکښې خو Already معمولی غوندې Petty nature amendment دے نو د دې وجې نه چې کوم، د دې نه علاوه ہٹ کر مونږه دوه درې اهم بلونه چې کوم دې، هغه سلیکټ کمیټۍ ته استولی دی او ستاسو په ریکویسټ باندې مو کړی دی تاسو ته، نو ان شاء الله مونږ بیا هم تاسو سره بالکل کوآپریشن کوؤ او دا ستاسو چې کوم تجویز دے، ان شاء الله د دې سره مونږ اتفاق کوؤ۔

جناب سپیکر: جی زه اسمبلئ ته، زه هاؤس ته دغه کوم، نه پلیز جی، زما خیال دے چې، ته لاء منسټر، پلیز۔ 'Passage Stage': The motion before the House is that the Provincial Services Academy Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

یہ ایک جو Whistle blower کے حوالے سے ایک سلیکٹ کمیٹی بنی تھی، میں اس کے حوالے سے وہ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ اس میں ہم نے تمام اپوزیشن پارلیمانی لیڈرز، جتنے پولیٹکل اس میں ہم نے

ڈالے ہیں اور جس میں مسٹر سردار حسین بابک، سید جعفر شاہ اور مسٹر بخت بیدار صاحب نے، انہوں نے چونکہ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن لائی تھی اور اس کو ڈیبیٹ کیلئے منظور کیا گیا ہے تو میں سب سے پہلے سردار حسین صاحب کو ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس بحث کا باقاعدہ آغاز کریں۔ اچھا اس میں ہم یہ کریں گے کہ اس بحث کو ہم دو دن تک چلائیں گے تاکہ پوری Detailed discussion اس پر ہو جائے اور جو ایم پی ایز اس میں پوری ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کو پوری تسلی سے اپنی ڈسکشن کریں۔ سردار حسین صاحب! پلیز۔

دعائے مغفرت

صاحبزادہ ثناءاللہ: سپیکر صاحب! زمونږ د پاکستان پیپلز پارټئ یو مشر وفات شوے دے، د هغوی د پاره دعائے مغفرت کوؤ۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: مونږه ټول مولانا ګان یو، مسلمانان یو، پخپله دعا کوؤ دا سې څه خبره نشته دے، سرکاری دغه ته ضرورت نشته دے خیر دے جی۔

جناب سپیکر: دا دعا اوکړئ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: مفتی جانان صاحب به دعا اوکړی جی، مفتی جانان صاحب!

جناب سپیکر: ټولو ته زما خواست دے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دعا اوکړئ جی، دعا اوکړئ۔

جناب سپیکر: دعا اوکړئ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: اللّٰه ته ئے مغفرت نصیب کړې، دا سخت سفر پرې اسان کړې، قبر ئے د خپل نور او د خپلې رڼرا نه ډک کړې، پسماندګانو ته ئے صبر جمیل ورکړې، اللّٰه رب العزته! ته زمونږ د ټولو نه راضی شې، و صلی اللّٰه تعالیٰ۔

جناب سپیکر: آمین۔ صرف سردار حسین صاحب! یو منټ دا یو دغه Lay کوؤ نو بیا تاسو د هغې نه پس۔

این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ کا پیش کیا جانا

(پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2014)

Mr. Speaker: Item No. 11. Honourable Minister for Finance, Habib-ur-Rehman Sahib, please.

Mr. Habib-ur-Rehman (Minister Zakat): On behalf of Minister for Finance, I present the report on First Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award from (July to December 2014), under Article 160 (3B) of the Constitution, in the House.

Mr. Speaker: Report stands laid.

مشترکہ تحریک التواء نمبر 155 پر تفصیلی بحث

(26 اکتوبر 2015 کا ہولناک زلزلہ)

جناب سپیکر: دیکښې چې مونږ ته کوم ریکویسټ راغلے دے، اوس فی الحال سردار حسین صاحب او سید جعفر شاه صاحب او مسټر بخت بیدار صاحب د دوئ ایډجرنمنټ موشن وو، بیا مسټر زرین گل صاحب، صاحبزاده ثناء الله صاحب، حاجی عبدالمنعم صاحب او مسټر محمد رشید ایم پی اے د دوئ ریکویسټ راغلے دے۔ زه سردار حسین صاحب ته ریکویسټ کوم چې باقاعده د بحث آغاز اوکړی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زه د دې ډسکشن نه مخکښې خنګ چې دلته ذکر هم اوشو، مخدوم امین فهیم صاحب چې وو، هغه د پیپلزپارټئ ډیر زیات سینئر'پائنیئر' لیډرشپ کښې د هغه شمار وو، نو زما دا خیال دے چې سیاسی اختلاف په خپل ځائې، پیپلز پارټئ دلته د جمهوریت د پاره ډیرې زیاتې قربانئ ورکړې دی او مونږ حقیقت دا دے چې د یو سیاسی کارکن په حیث باندې دا ګڼړو چې د مخدوم امین فهیم صاحب د وفات په وجه باندې پیپلز پارټئ چې کوم لیډرشپ دے، په هغې کښې ډیر لوئې خلاء چې ده هغه پیدا شوې ده او د یو سیاسی کارکن په حیث باندې مونږ دعا کولې شو چې الله د اوکړی چې پیپلز پارټی هغه کمے چې دے هغه برابر کړی۔

سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته شکریه، ډیره زیاته مهربانی چې نن په ایجنډا باندې هغه نکته پرته ده، کومه چې زما دا خیال دے چې ډیره لویه زلزله، ډیره لویه زلزله، د ډیر لوئې ریکټر سکیل زلزله چې ده، هغه په دې وطن کښې

راغلې وه او بيا زمونږ صوبه چې ده، هغه بيا د هغې نه ډيره زياته متاثره شوه او په ريکټرسکيل باندې چې کومه زلزله وه، د هغې نه خو اندازه هم دا وه، ګمان هم دا وو چې خدائے مه کړه، خدائے مه کړه ډيره لويه تباهي به کيږي خو زه دا ګنړم چې دا د الله تعالىٰ ډير لوئې کرم وو چې په هغه لويه پيمانه باندې نقصان چې دے نه دے شوے چې په کوم ريکټرسکيل په حواله باندې دا زلزله راغلې وه۔ سپيکر صاحب، پکار خو اول دا وه چې حکومت هم د ايمرجنسئ اعلان کړے وے او خپل ټول حکومتي معمولات چې وو، معاملات چې وو، امور چې وو چې هغه ئے اودرولی وے او هغه متاثرينو طرف ته ئے توجه ورکړې وے او د هغې سره ترلی بيا زه دا ګنړم چې ضروري خبره وه چې په هغه وخت کښې د دې اسمبلئ اجلاس فوري طور باندې رابللے شوے وے، دا دواړه خبرې اونشوې او ظاهره خبره ده د حکومت به خپل ترجيحات وي او بيا د کسټوډين آف دی هاؤس په حيث باندې تاسو ته به ګيله هم کوؤ، ستاسو نه به مطالبه هم کوؤ چې پکار وه چې وے نو ډيره زياته به ښه وه خو چې اونشوه نو زه دا ګنړم چې دا مناسبه نه ده شوې، نامناسبه شوې ده۔ سپيکر صاحب، مونږ که اوګورو ټولې صوبې ته نو بيا ملاکنډ ډويژن چې دے، هغه ډير زيات متاثره دے ځکه چې هلته يو خو Geographically هغه ملاکنډ ډويژن ټوله غريزه علاقه ده او بيا غريبانان پاتې کيږي، کچه کچه کورونه دي نو ډير زيات تاوان شوے دے، ډير زيات نقصان شوے دے، مالي نقصان هم ډير زيات شوے دے، جاني نقصان هم ډير زيات شوے دے۔ سپيکر صاحب، بيا هم په اخباراتو کښې مونږ مطالبې کولې ځکه چې د اسمبلئ اجلاس نه وو او خدائے شته زما دا خيال وو چې په ټول ملاکنډ ډويژن کښې د ډيرې لوئې بد قسمتئ نه چترال داسې ضلع وه، چترال چې د هغې نه مخکښې قدرتي آفت راغے، سيلابونه راغلل، آفت راغے، هغې سره انفراسټرکچر چې دے، هغه په مکمله توګه باندې تباه شو او چې کوم کمے وو نو دا هم د الله تعالىٰ د طرف نه يو ډير لوئې امتحان وو، بل قدرتي آفت راغے او چترال يو داسې شکل اختيار کړو چې ډيره بد حالي ده هلته، خلق ډير زيات متاثره دے۔ داسې که مونږ اپر دير ته اوګورو، داسې مونږ لوئر دير ته اوګورو، داسې مونږ شانګلې ته اوګورو، بونير ته اوګورو، سوات ته اوګورو، راشو بيا ملاکنډه پورې، راشو بيا هزارې

ډویژن ته اوګورو یا داسې د هرې ضلعې ذکر چې زه سپیکر صاحب! کومه، اولنۍ خبره د حکومت په نوټس کښې دا راوستل غواړو، اګرچې نن هم ډیره لویه بد قسمتی ده چې د حکومت وزیران زه نه پوهیږم، پته راته هم نه لګی خو بهرحال انیسه بی بی خو ناسته ده، هغه هم اوس په حکومت کښې ناسته ده نو که هغې مونږ له توجه راکړه نو دا به هم زمونږه (*قہقہہ/مداخلت*) مهربانی، سروے چې په کوم شکل باندې شوې ده سروے، دا بالکل زه دا ګنړم چې د Nepotism په بنیاد شوې ده، په ډیرو ځایونو کښې خلقو شکایات کړی دی، په ډیرو ځایونو کښې خلقو احتجاجونه کړی دی چې دا د سروے ټیم هلته کلو ته تلے دے، سروے ئے کوله نو عجیبه سروے ئے کړې ده. هغه خو دومره Damages شوی دی په کچه کورونو کښې، که یو کور Fully damage دے خو هغه هغوی اخستے دے، که یو کور Partially damage دے، هغه هم هغوی اخستی دی، په یو کور کښې دومره 'کریکس' راغلی دی، دومره 'کریکس' چې هغه قابل استعمال نه دے، دومره څوک نه وو چې هغې خلقو ته ئے ټینټونه ورکړے وے، دومره خلق څوک نه وو چې هغه خلقو ته او موسم ته هم تاسو اوګورئ سپیکر صاحب! چې موسم هم ډیر زیات یخ دے، دا چې د کومو علاقو ذکر چې دے چې دا ما اوکړو، د حکومت په نوټس کښې دا راوستل غواړو چې مهربانی دا اوکړئ چې Re-survey اوکړئ، دا کچه کچه کورونه چې نن قابل استعمال نه دی، دا کچه کچه کورونه چې نن د سروے نه بهر پاتې شوی دی، دا کچه کچه کورونه چې نن په سیاسی بنیادونو باندې د هغې سروے شوې ده، د اقرباء پروری په بنیاد باندې د هغې سروے شوې ده، مونږ د حکومت نه دا مطالبه کوؤ چې Re-survey د اوشی. دویمه خبره دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ، سردار حسین صاحب! دا راته اووایه چې دیکښې Minutes څوک اخلی؟ لاء منسټر صاحب! لاء منسټر صاحب! Minutes چې څومره هم، Minutes چې ټول اخستې شی چې Properly ټول Concerns address شی. جی سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: دویمه خبره به مونږ دا ریکویسټ اوکړو چې2010 کښې هم دلته قدرتی آفت راغلے دے. تاسو هغه ریکارډ راواخلئ چې Fully damage

کورونو ته شپږ شپږ لکهه روپئ په هغه وخت کښې ملاؤ شوې دی۔ نن 2015 دے ، نن تاسو یو سړی له حکومت دوه لکهه روپئ ورکوی، نن دا پریکټس اول په خپل کور کول پکار دی چې په دې دوه لکهه روپئ باندې په نن وخت کښې آیا یو کمره جوړیږی؟Partially damage د پاره دوئ یو لاکھ روپئ ورکوی، مونږ د حکومت نه دا غوښتنه کوؤ چې لږه مهربانی دا اوکړئ چې په 2010 کښې شپږ لکهه روپئ ملاویدې، آیا د پاکستان کرنسی دومره اوچته شوه چې نن تاسو بیا Fully damage کورونو ته دوه دوه لکهه روپئ ورکوئ؟ مهربانی دا اوکړئ دا Revisit کړئ۔ دویمه دا سپیکر صاحب، چې د دې حکومت خو خوش قسمتی ده چې دلته وزیراعظم صاحب راغے، هغه هم اعلان اوکړو که د دې دواړو حکومتونو تر مینځه کوآرډینیشن نه وی کوم چې لګی دا چې، هغه بله ورځ وزیر اعظم صاحب دوه ضلعو ته تلے دے ، د دې صوبې وزیر اعلیٰ ورسره نه وو، مونږ دا ریکویسټ د دې صوبائی حکومت نه هم کوؤ، مونږ دا ریکویسټ د دې مرکزی حکومت نه هم کوؤ چې دا پښتانه د څلویښتو کالو نه Already د دهشتگردئ په یو داسې جنګ کښې بوخت دی او داسې زخمیان دی او داسې ټپیان دی، داسې حال د پښتنو جوړ شوے دے چې د وجود هره حصه ئے زخمی زخمی ده، مهربانی دا اوکړئ چې کم از کم کوآرډینیشن جوړ کړئ چې څومره پیسې وزیر اعظم ورکوی، مرکزی حکومت ورکوی او څه پیسې صوبائی حکومت ورکوی، دا یو ځائې کړئ، لاړ شئ خلقو له په زخمونو باندې پټئ اولګوئ چې کم از کم دا تاثر خو نه جوړیږی کنه، په دې سټیج باندې، په دې مسئله باندې سیاست کول مونږ دا ګڼړو چې دا د خلقو په زخمونو باندې مالګې اچول دی، لهذا مونږ دا غوښتنه کوؤ چې دا اماؤنټ چې دے ، دا مهربانی اوکړئ دا تاسو سیوا کړئ د Fully damage د پاره هم او د Partially damage هم۔ سپیکرصاحب، زه دا ډیره زیاته، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده چې د دې صوبې د حکومت بې حسئ ته مونږ ګورو، غیر سنجیدګئ ته مونږ ګورو او غیر ذمه دارئ ته مونږ ګورو، دلته زلزله راغلې ده، ټی وی ګان رپورټنګ کوی، اخبارات رپورټنګ کوی، خلق احتجاجونه کوی او چې دلته مونږه ګورو د دې صوبې وزیر اعلیٰ هډو دا وائی نه، هغه د خپل معمول شیډول چې دے په هغې

کښې ذره بهر هم چینج نه راولی۔ وزیران صاحبان خو، زه د عنایت اللّٰه خان شکریه ادا کومه، د لوکل گورنمنټ منسټر چې هغه بیا تلے دے، په هغه وخت باندې باید چې کیش کمک خلقو سره نشی کیدې خو دومره خو کیدې شی چې د حکومت یو نمائنده ذمه دار هغه لاړو او خلقو سره په درد کښې شامل شو، کم از کوم د خلقو لږه ډیره داد رسی چې وه هغه اوشوه۔ دا د حکومت دومره بې حسی، دا دومره غیر ذمه داری، دا دومره غیر سنجیدگی، دا قام له څه میسج ورکوی؟ دا د انقلاب خبرې، دا د بدلون خبرې، دا په خلقو باندې د الزامونو لگولو خبرې، دا خلقو ته د کنځلو کولو خبرې، دا په دې وطن کښې د Violence، د Violence culture introduce کولو خبرې، دا د Mental او د فزیکل خلقو کښې د جنون پیدا کولو خبرې، په دې باندې نور خلق نه دهوکه کیږی، پکار دا ده چې دا حکومت دوه نیم کاله پس، دیکښې خو بلوغت راشی، دوه نیم کاله د دې حکومت اوشو او دا حکومت بالغ نشو، دا څومره د افسوس خبره ده، دا ډیره زیاته د حیرت خبره ده۔ سپیکر صاحب، قدرتی آفت چې دے، مونږ په دې پوهیږو، په هغه وخت کښې مونږ، نن هم مونږ په اپوزیشن کښې یو، مونږ په هغه وخت کښې چرته دا خبره نه ده کړې چې مونږ په هغه وخت کښې د حکومت کمزورئ په گوته کړو، مونږ په هغه وخت کښې چې زمونږ د یو پولیټیکل پارټئ په حیث باندې څه شوی دی، په Humanitarian ground باندې چې زمونږ نه څه شوی دی، مونږ هغه میسج هم خلقو ته Convey کړے دے او مونږ چې څومره دادرسی کیدې شوله مونږ هغه دادرسی هم کړې ده خو سپیکر صاحب، دا سیاسی جنگ نه دے، نه به زه په دې میدان باندې غواړم چې ما له حکومت سیاسی جواب راکړی، دا د ریاست او د حکومت ذمه واری ده چې هغه قام، هغه صوبه چې هغه د ډیر پخوا نه د مسئلو په دلدل کښې پرته ده، انښتې ده، په هغې باندې داسې رویه، داسې رویه دا ډیره لویه نامناسبه خبره ده، مونږ په دې باندې نه صرف تنقید کوؤ، مونږ په دې باندې افسوس هم کوؤ، مونږ په دې باندې حیران هم یو، پکار ده چې حکومت او د حکومت وزیران او د حکومت واکداران چې دی، کم ازکم نور غیر سنجیدگی چې ده دا چې هغوی خپله نه کړی۔ سپیکر صاحب! دا هم تاسو ته اووایمه، ریکویسټ به تاسو ته کومه چې

مهربانی پکار ده، لګی داسې، لګی داسې چې دا خطه چې ده، دا وطن چې دے، دا د رب هم په مونږ باندې هغه نظر دے چې یو د لدل خلاصیږی، بل دلدل راځی او د عبدالرب هم داسې خبره ده، یو دلدل خلاصیږی، بل دلدل راځی، په داسې وخت مونږ دا ګنړو چې مونږ ځان الرټ کړو، الرټ، پکار دا ده چې ادارې چې دی هغه فعال وی، دلته د ادارو پته نه لګی، یو ځائې نه به رپورټ راځی چې دومره کورونه وران شوی دی، د بل ځائې نه به رپورټ راځی چې دومره جانی نقصان شوے دے، کوآرډینیشن نشته، Information dissemination نشته، لګی خو داسې چې دا صوبائی حکومت نه دے، دا سمه راجواړه ده، راجواړه، یو ښار ناپرسان غوندې لګیا دے په دې صوبه کښې، دا مونږ د عوامی نمائندګانو په حیث باندې او د اپوزیشن د ممبرانو په حیث باندې مونږ نن په کهلاؤ توګه باندې دا خبره کوؤ چې دا ډرامې نورې د دې حکومت په دې صوبه کښې د چلیدو نه دی، دې ته خلق تیار نه دی، دا ښه وه چې د پنجاب خلق ښه نران دی، ښه نران دی، د سنده خلق هم ښه نران دی، دلته بیا دومره Media hype create شوے وو چې مونږ وئیل ګنې بس دلته نه به آسمان ورانیږی، زه شاباش وایم د پنجاب خلقو ته او زه شاباش وایمه د سنده خلقو ته چې هغوی هغه عمل اوکړو چې کوم عمل کول پکار وو خو زه به د دې سره د دې خپلې ټولې صوبې خلقو ته هم دا خبره کوم چې واخلئ عبرت د پنجاب د خلقو نه او واخلئ عبرت د هغه سنده د خلقو نه، دا په دې باندې نه کیږی چې دوئ به په یو ضلع کښې جلسه کوی او ډهول سرنا به ئے جوړ کړے وی، دلته خلقو ته جنازې پرتې دی او دلته به دوئ ډهول سرنا کوی او د ټولې صوبې نه به خلق راغونډوی او په ټی وی ګانو باندې، په میډیا باندې به خلقو ته ښائی چې مونږ سره دا صوبه ده، ان شاء الله وخت به خدائے پاک راولی وخت، داسې به ورله پوزے لنډ کوؤ داسې، څنګه چې ورله پنجاب لنډ کړو، څنګه چې ورله سنده لنډ کړو ان شاء الله که خیر وی

زه به غواړمه، زه به (تالیاں) سپیکر صاحب! دا هم اووایم سپیکر صاحب۔ غواړم چې نن به حکومت سنجیده د دې صوبې خلق، د دې صوبې خلق د زلزلې د ورځې نه واخله تر نن ورځې پورې دا په انتظار دی، دا په انتظار دی چې هغه اماؤنټ چې کومه مطالبه مونږ اوکړه، په سروے کښې چې کومه خبره شوې ده،

Nepotism چې کوم شوے دے ، د کوآرډینیشن چې کوم فقدان دے او موږ د دې سره د مرکزی حکومت، کم ازکم په دې وخت کښې به زه د وزیر اعظم صاحب شکریه ادا کړم شکریه چې په دې سخت وخت کښې چې وزیر اعظم صاحب بهر وو، د بهر نه چې د شپې راورسیدو، سحر دلته زموږ یوې ضلعې ته راغے، زه د وزیر اعظم صاحب د پیکج هم شکریه ادا کومه او د هغه د دغه همدردۍ هم زیاته شکریه ادا کومه او سپیکرصاحب، د حکومت نه به بخښنه غواړم په دیکښې د جذباتو خبره نشته، دا ما د قام او د هغه متاثرینو درد چې وو درد، چې کومه زما ذمه واری ده او کومه زما ذمه واری وه، هغه ما نن راوسته او حکومت ته مې دلته کښې کیښودله، امید لرم چې ان شاء الله حکومت به سنجیده جواب ورکوی۔ ډیره مهربانی او ډیره مننه۔

جناب سپیکر: زما ریکویسټ دا دے چې سبا کومه ایجنډا دغه کړې ده، سبا به موږ صرف ډیبیټ چې دے موږ په دې باندې اوکړو چې Full day موږ دغه اوکړو او نوره ایجنډا چې ده، هغه موږ دغه کوؤ۔ زه عاطف خان ته دغه کوم چې صرف Comments اوکړی او د هغې نه پس موږ چې دے نو دغه کړو (مداخلت) جی یو منټ، عاطف خان ته۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب، یو خو نمبر ایک خبره دا ده چې ممبر صاحب وائی چې یره سیریس ډسکشن پکار دے یا خلق په تکلیف کښې دی، د هغوی ازاله پکار ده، نو بیا پکار ده چې په هغې باندې خبرې اوشی، که بیا موږ دې پسې ځو چې جلسه ئے اوکړه، جلوس اوشو، زه د پنجاب خلقو له شاباش ورکومه، زه د سندھ خلقو له شاباش ورکومه نو د دې صوبې خلقو لکه هغوی پخپله خوښه باندې چا له حق ورکړے دے، چا له ئے د حکومت حق ورکړے دے، چا له ئے ووټ ورکړے دے نو آیا دا په هغوی باندې پابندی ده چې تاسو به خامخا خپلو خلقو له هغه له، فلانکۍ پارټۍ له ووټ ورکوئ (تالیاں) لکه دا، دا څه قسم له میسج د جمهوریت تاسو Pass on کوئ چې د یو صوبې عوام پخپله خوښه باندې چا له ووټ ورکړی او ته هغه ته وائې چې تا غلطه کړې ده، ته چې پنجاب چا له ووټ ورکوی، ته به هم هغه له

ووټ ورکوي او ته چې سندهـ چا له ووټ ورکوی ته به هغه له ووټ ورکوي؟ زه خو په دې خبره باندې نه پوهیږم۔ که د زلزلې خبره وی چې په هغې باندې خبره اوکړو، که فرض کړه د کوم پیکج خبره ده، بالکل 100% چې کوم فیډرل ګورنمنټ او صوبائی حکومت دوئ یو هومره به پیکج ورکوی چې څومره هغوی ورکوی، دا د وزیر اعظم صاحب او د چیف منسټر صاحب هغوی سره خبره شوې ده چې څومره پیسې هغوی ورکوی، دومره به ورسره مونږه هم ورکوؤ۔ چې کومه پورې د وزیر اعلیٰ خبره ده، بالکل تلے دے څو ځایونو سره، د کوآرډینیشن د کمی خبره نه ده، څو پیرې تاسو په میډیا کښې اوګورئ چې څو پیرې ورسره زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب یو ځائې تلے دے او یو ځائې ئے پریس کانفرنسې کړی دی، یو ځائې ئے میډیا ټاکس کړی دی او وزیر اعظم په هغې کښې د صوبې زمونږ دغه ئے Appreciate کړے دے چې دوئ، صوبه لګیا ده د زلزلې والا د پاره کوآرډینیشن کوی، مونږ سره ښه رابطه ساتی، هغه خبره نه ده۔ که صرف پولیټیکل سکورنګ په حقله باندې وی چې چا جلسه اوکړه، که مونږ جلسه کړی ده، د دوئ هم تاسو لیډران اوګورئ، دوئ وائی چې مونږ په غم کښې یو، مونږ جلسې نه کوؤ، تاسو اوګورئ چې زما په خیال په دویمه دریمه ورځ باندې مخکښې ئے جلسې نه کولې خو الحمد للّٰه اوس دومره کم ازکم حالات زمونږ په حکومت کښې ښه شو چې اوس ئے جلسې شروع کړې، (تالیاں) جلسې کوی، اوس ورله خلق لږ راځی، ډیر راځی په دوئ خو چا پابندی نه ده لګولې چې تاسو د صوبې نه خلق مه راغواړئ، په دې خو چا پابندی، د صوبې نه نه، د ملک نه د راغواړی، د ټولې دنیا نه د راغواړی خو لکه د دې خو د زلزلې سره څه کار نشته، جلسې دوئ هم پخپله چې څه Political activity ده، څه دغه ده۔ د زلزلې په حقله باندې چې کوم پی ډی ایم اے والا دی چې څومره دې ځل له هغوی Active response کړے دے، زما په خیال چې دومره Response چرته مخکښې نه دے شوے۔ چې کومه د سروے خبره ده چې کله وزیر اعظم صاحب اعلان اوکړو چې فیډرل ګورنمنټ به هم ورسره سروے کوی، په دیکښې باقاعده آرمی ورسره سروے کړې ده، یواځې دغه نه ده کړې، سول ایډمنسټریشن نه ده کړې، ورسره هر ځائې ته آرمی تلې ده، هغوی ورسره دغه کړے دے، که فرض کړه په

هغې باندې خبره کیدې شی چې یره یا Compensation سیوا پکار دے یا دا که فرض کړه Damage دے چې دا پکښې لږ یا سیوا پکار دے، هغې باندې بالکل خبره کیدې شی خو زما په خیال پوائنټ یو پکار دے۔ که فرض کړه خبره د زلزلې کوؤ او په دیکښې زاړه تراخه اوباسو چې تاسو مونږ له ووټ ولې نه دے راکړے نو زما په خیال دا نامناسب خبره ده۔ که د زلزلې خبره وی، په هغې باندې چې بالکل تاسو یو ورځ ډسکشن غواړئ، دوه ورځې غواړئ چې څه د دوئ طرف نه دی، که د فیډرل گورنمنټ طرف ته کوآرډینیشن دے چې دوئ مونږ ته څه وائی چې کوم ځائې زمونږ کمے دے، هغه کمے به بالکل پوره کوؤ، په زلزلې باندې مونږ سیاست نه کوؤ خو کم ازکم پوائنټ پکار دے چې زلزله وی نو بیا پکار ده چې مونږ په هغې باندې ډسکشن اوکړو۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب۔ زما خیال دے چې دغه پورې به اوساتو۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! سبا ته پی ډی ایم اے والا هم چې رااوغواړئ نو دا به ډیره ښه وی۔

جناب سپیکر: بالکل پی ډی ایم اے، سبا د پی ډی ایم اے والا ټول دغه سره راشی او د پی ډی ایم اے دغه اوس هم دلته ناست دے چې کوم ډی جی دے، هغه دلته ناست دے بهرحال، جعفر شاه صاحب، کیونکہ جس نے پہلے، میں اس کو موقع دوں گا جو اس کے متعلق، اس کے بعد میں، کل پوری ڈسکشن اس کے اوپر کریں گے۔

جناب جعفر شاه: مہربانی، جناب سپیکر صاحب! تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! ما سره زیاتے کوئ، تحریک التواء باندې د بحث کولو نوټس، دا مخکښې ما ورکړے دے سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه ته دې پسې ئې کنه، بخت بیدار صاحب! چې کوم مونږ ته ملاؤ شوے دے Already، د هغې مطابق۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: په دې باندې خو ما ټولو کښې مخکښې دغه کړے وو او ټائم تاسو بل له ورکوئ۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: ستاسو نوم پکښې شته۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: دا بخت بیدار خان زمونږ مشر دے، دوئ به هم خبره اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، تهینک یو ویری مچ۔ زما خیال دے چې اوله خبره به زه دا اوکړمه چې حکومت له جذباتی کیدل نه دی پکار، ښکاره د اووائی چې مونږ پخپله ذمه واری کښې فیل شوی یو، که تنقید کیږی، برداشت د کړی۔ زما خیال دے چې دا ښه خبره ده او جناب سپیکر صاحب! زه دا وایم چې که نن تاسو فیلډ ته لاړ شئ، نن په شانګله کښې جلوس دے، نن په دیر کښې جلوس دے، نن په واړئ کښې جلوس دے، نن په چترال کښې جلوس دے، نن په سوات کښې جلوس دے، نن په تورغر کښې جلوس دے، نن په بټګرام کښې جلوس دے، دا خلق لیونی دی چې دا جلوسونه اوباسی؟ خو حکومت فیل شوے دے ځکه دا جلوسونه اوباسی۔ دا د دغې واضح ثبوت دے او زما خیال دے چې حکومت د په دې باندې جذباتی کیږی نه، دا د واؤری او مهربانی د اوکړی، لاړ د شی د خلقو خدمت د اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، نن زما په سوات کښې جی پرونئ خبره ده، تاسو به دا اخبار کتلے وی په زرګونو خلق جی هغه د سکول نه په واؤره کښې ناست دی، هغه بچی سکول وائی، هغوی ته ټینټ نه دے ملاؤ، هغوی ته استاد ورته نشی تلے-----

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! زما خیال دے چې سبا نه به باقاعده د دغه آغاز اوکړو نور چې کوم ډسکشن دے چې پوره ډیټیل سره اوشی او د دې نه پس بخت بیدار صاحب! ستا نمبر دے، درې کسان ما دغه کړی دی، دا په ټاپ باندې دی۔

جناب جعفر شاه: سبا د حکومت قهریږی نه جی، دا د اومنی چې کمزوری ترې شوې ده۔

جناب سپیکر: سبا که خیر وی تین بجې به ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 24 نومبر 2015ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)